بیان حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ

اللہ کی پہچان

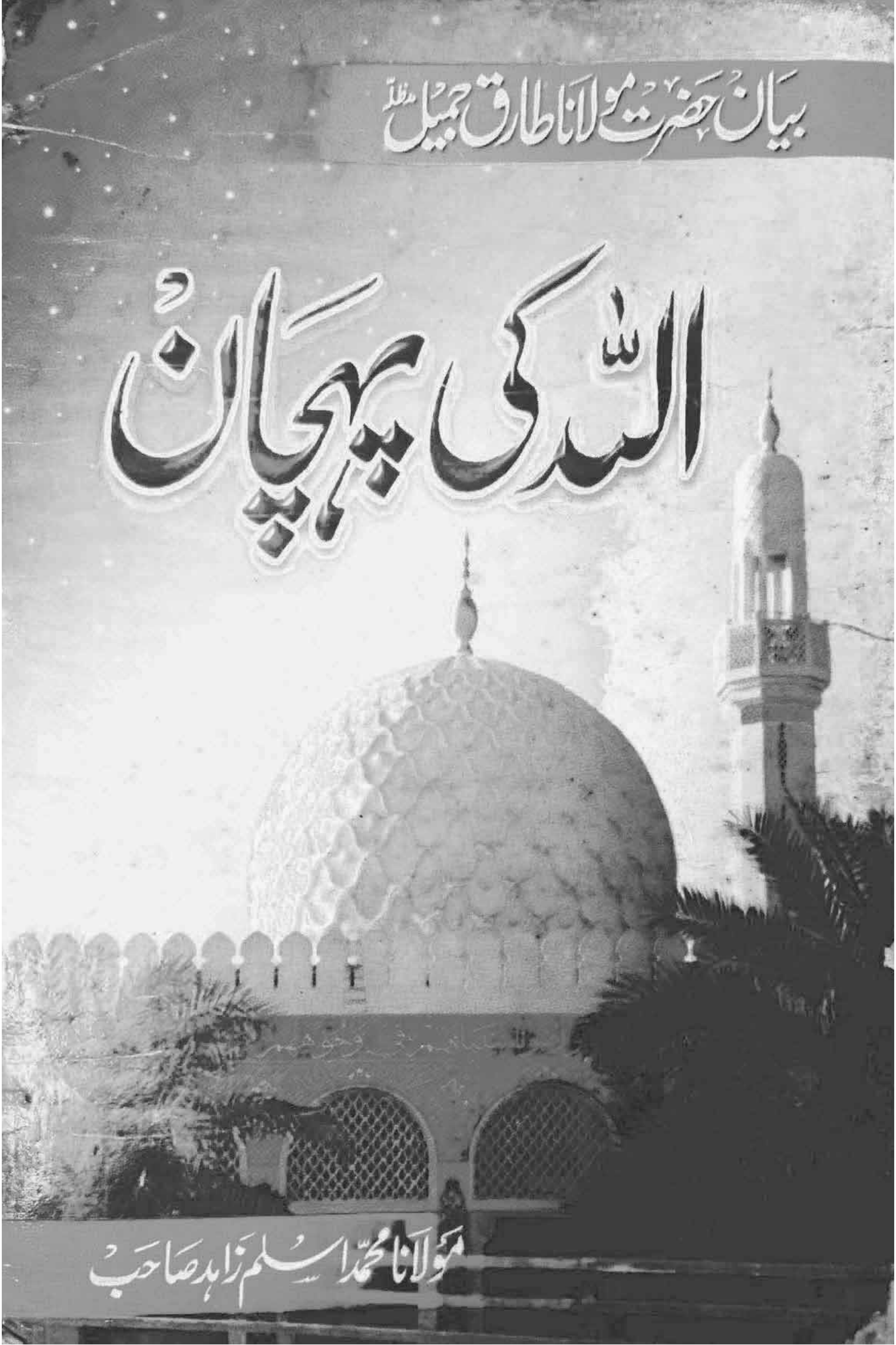

مولانا محمد اسلم زاہد صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله

اللہ کی پہچان

﴿ جمع و ترتیب ﴾

مولانا محمد اسلم زاہد صاحب (لاہور)

ناشر

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
NEW DELHI-110002

فہرست مضامین

سب عظمتوں کا مالک اللہ 8
بے شمار نظاموں کو چلانے والا اللہ 10
جو وہ چاہے ہوتا ہے 11
میرے بندو! مجھے چھوڑ کر کہاں چلدئے 12
اے روحانی حقیقی سکون کے متلاشی 13
میرے بندے میں تیرے انتظار میں ہوں 14
ہر ایک مشکل حل کرنے والا اللہ 15
یہ میری ڈھیل ہے کرم نہیں ہے 16
کافروں کو ملے حور و مقور۔
ایک سوال 17
اہل جہنم کی بے بسی 19
چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے 20
ہے صاحب ایمان اور پریشان
دوسرا سوال 20
خالق کائنات اللہ 22
کون ہے میرے سوا ذرا بتا تو سہی؟ 24
اے آدم کے بیٹے! میں تجھ سے پیار رکھتا ہوں 24
کلمہ طیبہ کا مفہوم 26
آج نہیں تو کل دیکھو گے کہ 26
اللہ بادشاہ 29
اب تو بتاؤ میرے سوا کون ہے؟ 29
ہر اک سے جو جفا کرے وہ بے وفا دنیا 30
اے اللہ تیری رضاء یہ ہم راضی ہیں 33
فقیر کون ہے 33
ہم مال پہ نہیں بکتے حکومت پہ نہیں بکتے
ہم ہر حال میں محمدی ہیں 34
ظاہر بھی سنت کے مطابق اور باطن بھی 35
حضرت عمرؓ اور سنت رسول 36
اے محبوب میرے نام کے ساتھ تیرا نام بھی رہے گا 37

سلام سب نبیوں پر مگر آپؐ پر نرالی شان ہے 38
یہ فرق ہے کلیم علیہ السلام اور محبوبؐ میں 39
ہے قرآن جس کا مدحت سرا 40
کوئی ہے تو لاؤ نبی ﷺ سے محبت رکھنے والا 40
آپ ﷺ کو راضی کروں گا 42
اے اللہ میرے بعد امت کا کیا ہوگا 43
منزل جستجو میں کبھی نہ بھٹکیں اگر 45
سنتوں کی قدر کرنے والوں کا مقام 46
جنتی عورت 51
نظر کی حفاظت کا انعام 52
جنت الفردوس کا دربار عام 53
جب اللہ خود قرآن پڑھیں گے 54
اللہ تعالیٰ کا دربار عام 55
ہم اللہ اور رسولؐ کے غلام ہیں 57
جب محبوب کا بلاوا آئے تو 58
نماز ہو تو ایسی ہو 59
آپ ﷺ کے بلند اخلاق اپنائیں 60
حافظ قرآن کا اللہ کی نظر میں مقام 61
اندھوں سے روشنی کی توقع 62
قرآن شفاء ہے مگر 62
جب اہل قرآن کی عزت ہوگی 64
ہماری محنت کا میدان 65
داعی کیلئے بے شمار انعام بزبان قرآن 66
صحابہ اور تابعین پورے عالم میں پھیلے 68
یہ بہترین امت کیسے بنی 69
میرے محبوب ﷺ 71
نبوت عالمی ہے اس لیے دعوت اللہ کے راستے میں 71
یا اللہ تو ہی میرا سہارا ہے 73
آج کے بعد محمدؐ تیرا باپ اور 73
یہ محبوب کیلئے رونا ہے 74
میرا باپ آپ ﷺ کے دین پر قربان ہو گیا 75
مدت سے لگ رہی ہے لب بام ٹکٹکی 75

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

ترجمہ: بعض بیان (اپنی اثر انگیزی کے لحاظ سے) جادو ہوتے ہیں۔ ہر دور میں داعیان قرآن وسنت میں ایسے افراد اللہ پاک نے پیدا فرمائے جو اس حدیث کے مصداق تھے۔

مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ کو اللہ نے اس صفت سے خوب نوازا ہے شاید ہی دنیا کا کوئی خطہ ہوگا جہاں تحریر وتقریر کے ذریعے سے دعوت وتبلیغ کے سلسلہ میں نکلنے والے ان کے الفاظ اہل ایمان کے دلوں کو منور کر رہے ہوں۔

مدارس میں جائیں، بے شمار طلبہ ان کے بیانات سے متاثر ہو کر عالم دین بننے کا شوق لیے ہوئے کتاب وسنت کا علم حاصل کرتے نظر آئیں گے۔

تبلیغ میں جائیں تو کتنے نوجوان ملیں گے جنہوں نے فسق وفجور سے توبہ کی اور مولانا کی جنت کی منظر کشی، صحابہ اکرام کی دینی قربانیاں اور دیگر بے شمار عنوانات پر ہونے والی گفتگو نے انہیں ایک مخلص داعی بنا دیا۔

مولانا کی یہ آواز الفاظ کا رنگ اختیار کر کے امت تک پہنچے اس

عظیم سعادت کے حصول کے لئے مکتبہ المیوات تیرہ بیانات پر مشتمل ایک کتاب طبع کر چکا ہے۔ جس کے دونوں ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکلے اب کچھ بیانات کو الگ الگ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

آپ سے استدعا ہے کہ ان بیانات کے مرتب اور ناشرین قاری محمود احمد اور قاری نور محمد اور طابع جناب ڈاکٹر محمد طاہر مسعود کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عرض گذار
محمد اسلم زاہد
۲۰/ جمادی الاولیٰ خطیب جامع مسجد رحمۃ للعالمین ﷺ لاہور
۱۴۲۳ء
جولائی ۲۰۰۲ء مدرس مدرسہ بیت العلوم لاہور
۳ بجے شب

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهدالا اله الا لله وحده لاشريک له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم قل هذه سبيلى ادعوالى الله على بصيرة انا ومن اتبعينى وسبحن الله وما انا من المشركين وقال النبىﷺ ياباسفيان جئتكم بكرامة الدنيا والاخرة اوكما قال صلى الله عليه وسلم.

میرے بھائیو اور دوستو!

اللہ وہ ذات ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اَلْمَلِکُ لَا شَرِیْکُ لَه اکیلا ہے لَا اِلٰه الا اللّٰهَ وَحْدَہ اس کی ذات میں کوئی شریک نہیں، اس کی صفات میں کوئی شریک نہیں۔ لَیْسَ کَمِثْلِه شَئی وَھُو السَّمِیْعُ البَصِیْر اس کی صفات میں، اس کے افعال میں، کوئی اس جیسا نہیں ہے۔ وہ بادشاہ کل ہے شہنشاہ کائنات ہے۔ زمین و آسمان کا تنہا بادشاہ ہے له مافى السموت ومافى الارض وما بينهما وماتحت الثرى وہ اللہ جو آسمانوں کا بھی مالک، وہ اللہ جو زمین کا بھی

مالک، وہ اللہ جو اس کے درمیان کا بھی مالک، وہ اللہ جو تحت الثریٰ کا بھی مالک للہ مَافِی السَّمٰوٰاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وہ اللہ جو زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اسکا اکیلا مالک ہے الا ان للہ من فی السموت ومن فی الارض جو کچھ زمین میں وہ اللہ تعالیٰ کا ہے، اللہ وہ بادشاہ ہے جس کی بادشاہی کو زوال نہیں، اللہ وہ بادشاہ ہے جس کی بادشاہی کی کوئی ابتداء نہیں، اللہ وہ بادشاہ ہے جس کی بادشاہی کی کوئی انتہا نہیں۔ للہ الامر من قبل ومن بعد پہلے بھی اللہ، اور آج بھی اللہ، آخر بھی اللہ، ظاہر بھی اللہ، باطن بھی اللہ، اس کی کائنات اور اس کی مخلوق کی تو ایک حد ہے پر اس کی بادشاہی کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس کی ذات کی کوئی حد نہیں ہے۔

سب عظمتوں کا مالک اللہ

اور یہ ایسا نرالا بادشاہ ہے، جسے نہ پہرے کی ضرورت ہے، جسے نہ حفاظت کی ضرورت ہے، جسے نہ کھانے کی ضرورت ہے، جسے نہ پینے کی ضرورت ہے، جیسے نہ بیوی کی ضرورت ہے، جسے نہ بچوں کی ضرورت ہے، جسے نہ جی لگانے کیلئے کسی ساتھی کی ضرورت ہے، جسے نہ کام کرنے کیلئے کسی مددگار کی ضرورت ہے، وہ اللہ ہے۔

لایستعین بالشئی کسی سے مدد نہیں لیتا، لایحتاج الی شئی کسی چیز کا محتاج نہیں ہے، لایضرہ شئی کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی، لاینفعہ شئی کوئی چیز اسے نفع نہیں دیتی، لایعزب عنہ شئی

کوئی چیز اس سے چھپ نہیں سکتی۔

کوئی چیز اس سے بھاگ نہیں سکتی، کوئی چیز اس سے لڑ نہیں سکتی، کسی چیز کا وہ محتاج نہیں ہے، ہر چیز اس کے ہاتھ سے بنی ہے خلق کل شئی فقدرہ تقدیرا پھر ہر چیز کا مالک ہے مالک کل شئی خالق ہے خالق کل شئی جانتا ہے خبیر بکل شئی اور اندر باہر ساری کائنات اس کے قبضے میں ہے یتنزل الامر بینھن زمین پر بھی اللہ کا حکم چلتا ہے۔ آسمان پر بھی اللہ کا حکم چلتا ہے، پھر وہ اللہ ایسا ہے، نہ تو اسے گھر کی ضرورت ہے نہ اسے مکان کی ضرورت ہے۔ لایحویه مکان کسی مکان میں نہیں آتا لایشتمل علیه الزمان کسی زمانے کی قید میں نہیں، ماضی، حال، مستقبل، اس سے وہ اوپر ہے، ہمیں ماضی، حال، مستقبل مین باندھا، وہ اپنی ذات میں نہ حال کا محتاج، نہ ماضی کا محتاج، نہ مستقبل کا محتاج، نہ وہ مکان کا، نہ چھت کا نہ دیوارں کا، نہ فرش کا محتاج، اور سارے اس نظام کو چلانے میں لاتاخذہ سنة وہ اونگھتا نہیں ولانوم وہ سوتا نہیں ولا یؤدہ حفظهما وہ تھکتا نہیں ما مسنی من الغوب جہان کو بنا کے نہیں تھکا، نظام کو چلا کے نہیں تھکا، پھر اس سارے نظام کو چلاتے ہوئے وہ غافل نہیں لاتحسبن اللہ غافلا وہ بھولا نہیں ماکان ربک نسیا وہ غلط فیصلے نہیں کرتا لایضل ربی اور وہ بھول کے فیصلے نہیں کرتا لاینسی پھر اس ساری کائنات میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے یعلم مافی

البر و البحر زمین کے اندر کو بھی جانتا ہے، پانیوں کے اندر کو بھی جانتا ہے سواء منکم من اسرالقول کوئی زور سے بولے تو وہ بھی سنتا ہے، آہستہ بولے تو وہ بھی سنتا ہے و من جھر بہ کوئی زور سے بولے تو وہ بھی سنتا ہے مستخف باالیل کوئی رات کو چھپ کے چلے تو وہ بھی دیکھتا ہے سارب باالنہار کوئی دن کے اجالے میں چلے تو وہ بھی دیکھتا ہے، اللہ اپنی بادشاہی میں بے مثل ہے، بے مثال ہے۔ دنیا کے بادشاہ آئے اور مٹ گئے، اللہ وہ بادشاہ ہے وتوکل علی الحی الذی لایموت وہ وہ اللہ ہے جو مرتا نہیں یمیت الخلائق سب کو مارتا ہے، موت سے پاک ہے، سب سے پہلے، سب کے بعد، سب زندہ کو زندہ رکھا، خود اپنی ذات میں زندگی کے کسی سبب کا محتاج نہیں، ہر زندہ سے پہلے موجود، ہر زندہ کے بعد موجود، ہر زندہ کے اوپر موجود ہے۔

بے شمار نظاموں کو چلانے والا اللہ

ساری کائنات اپنے ہاتھ سے بنا کر، اپنے امر سے بنا کر، اس کے نظام کو چلا کر ایک انسانوں کا نظام، پھر پرندوں کا نظام، پھر پروانوں، پتنگوں کا نظام، چوپائے کا نظام، دو پائے کا نظام، آٹھ پائے کا نظام، سولہ اور بتیس ٹانگوں پر چلنے والوں کا نظام، سمندر کی مچھلیوں کا نظام، خود پانی کا اپنا نظام، پتھر اور پہاڑ کا نظام، ہوا اور ہوا کے طوفانوں کا نظام، درختوں اور پھلوں اور پتوں کا نظام، پھولوں اور کلیوں کا نظام، فرشتوں کا نظام، سورج،

چاند، ستاروں کا نظام، جراثیموں کا نظام۔ مکھی اور مچھر تک سے جو رب غافل نہ ہو وہ اسلام آباد والوں سے کیسے غافل ہو جائے گا؟ ذالکم اللہ ربکم الحق یہ حقیقی ذات ہے، یہ حقیقی بادشاہ ہے۔

جو وہ چاہے ہوتا ہے

اس کی بادشاہی بے مثل، اس کے ارادے اٹل، اس کے فیصلے بدلتے نہیں لا رآدلما قضیت جو فیصلہ کر لے وہ بدلتا نہیں لامانع لما اعطیت جس کو دے کوئی روک نہیں سکتا لا معطی لما منعت اور جس کو نہ دے اس کو کوئی دے نہیں سکتا ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف له الاھو وہ پکڑے تو کوئی چھڑا نہیں سکتا ان یردک بخیر فلا رآدلفضله وہ دینا چاہے تو سارا جہان مل کے اسے روک نہیں سکتا مایفتح اللہ للناس من الرحمة فلا ممسک لھا جب رحمت کے در کھولتا ہے تو کوئی بند نہیں کر سکتا وما یمنسک فلا مرسل له من بعدہ اور جب وہ بند کرتا ہے تو کوئی اس سے کھلوا نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی برائی

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کائنات کا حقیقی حاکم ہے، بادشاہ ہے، آسمانوں پر بھی، زمین پر بھی، پانیوں پر بھی رب المشرق والمغرب مشرق اور مغرب کا رب رب المشرقین ورب المغربین مشرقین کا رب، مغربین کا رب رب المشارق والمغارب مشارق اور مغارب کا

رب رب السموت البع ساتوں آسمانوں کا رب ورب العرش العظیم عرش عظیم کا رب۔

میرے بندو! مجھے چھوڑ کر کہاں چلدے

ان ساری آیات سے اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ وہ ہم سے اپنی بادشاہی منوانا چاہتا ہے، کہ میں بہت بڑا بادشاہ ہوں، لہٰذا اے لوگو! جیسے تم دنیا کے جھوٹے بادشاہوں کے تابع ہوتے ہو، ان کی خوشامد کرتے ہو، ان کے پیچھے دوڑتے ہو، ان کے پیچھے دوڑنا چھوڑو، میرے بنو، میری مان کے چلو للہ الامر حکومت میرے اللہ کے ہاتھ میں ان القوۃ للہ جمیعا طاقت ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے الخلق مخلوق والامر حکومت۔ والیل رات والنہار دن وما سکن فیھما جو دن میں ہے جو رات میں ہے للہ وحدہ وہ سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کا ہے۔ فاین تذھبون تو تم اللہ کو چھوڑ کے کہاں بھاگ رہے ہو؟ فانی توفکون فانی تسحرون افلا تتقون افلا تذکرون افلاینظرون یہ قرآن کی ساری آیات ہمیں پکار پکار کے کہتی ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کے کہاں جا رہے ہو؟ منزل نہیں ملے گی، بھٹک جاؤ گے، بھٹکا ہوا راہی اتنا بے قرار نہیں ہوتا جتنا اللہ سے بچھڑا ہوا انسان بے قرار ہوتا ہے۔ طوفانی موجوں میں گھری ہوئی کشتی کا ملاح اور مسافر وہ اتنے بے قرار نہیں ہوتے جتنا اللہ پاک سے بھٹکا ہوا انسان بے قرار اور بے چین ہوتا ہے، کہ اللہ کو چھوڑ کر روح پہ زخم لگتے ہیں اور یہ زخم نہ دنیا کی کوئی خوبصورت شکل بھر سکتی ہے، نہ دوا بھر سکتی ہے، نہ کوئی عورت اس زخم کو بھر سکتی ہے۔ نہ شراب بھر سکتی ہے۔ نہ موسیقی بھر سکتی

ہے، نہ دولت کی ریل پیل بھر سکتی ہے، نہ تخت شاہی بھر سکتا ہے۔ نہ دنیا کی سیر و تفریح نہ دنیا کا پھرنا اس کے اندر کے زخموں کو بھر سکتا ہے۔

اے روحانی حقیقی سکون کے متلاشی

چونکہ یہ زخم روح پہ ہیں، اور یہ جو کچھ کر رکھا ہے یہ صرف اس کے جسم کو نفع پہنچانے کا سامان ہے۔

روح نہ تو عورت کو جانے، نہ شراب جانے، نہ موسیقی جانے، نہ پیسہ جانے، نہ حکومت جانے، نہ سیاحت جانے، نہ سیر جانے، نہ سبز پوش پہاڑ جانے، نہ برفانی پہاڑ جانے، نہ صحراء جانے نہ خوبصورت وادیاں جانیں، وہ تو اللہ کو جانے، اگر اسے اللہ نہیں ملا تو اسے کچھ نہیں ملا، اگر اسے اللہ مل گیا، تو اسے سب کچھ مل گیا، جو انسان اپنی روح کو اللہ سے توڑ لیتا ہے، ساری کائنات سونا چاندی بن کے اس کے سامنے ڈھیر کر دی جائے، تو میں اللہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں، کہ یہ ناکام انسان ہے، یہ دل کی دنیا کا ویران انسان ہے۔ خود اللہ کا اعلان سنو! **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** سوائے اللہ کی یاد کے کوئی چیز نہیں جو دل کی دنیا کو چین دے سکے، بھاگ کے دیکھو، دوڑ کے دیکھو، اللہ سے کٹ کے دیکھ لو، اگر کہیں چین مل جائے تو آ کے میرا گریبان پکڑنا، اور اللہ پاک سے مل کے دیکھ لو، اسے اپنا بنا کے دیکھ لو، پھر اگر روح میں کوئی خلا رہ جائے، یا سینے پہ کوئی داغ رہ جائے، یا دل میں کوئی حسرت رہ جائے، تو پھر بھی مجھے آ کے پکڑنا۔

اللہ جسے ملا اسے سب کچھ ملا، جسے اللہ نہ ملا اسے کچھ نہ ملا، اللہ انسان کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے، اور انسان کے اندر اللہ کی طلب ایسے ہے جیسے روٹی اور پانی کی طلب ہے، جیسے روٹی نہ ملے تو بے قرار ہوتا ہے، پانی نہ ملے تو بے قرار ہوتا ہے، ایسے ہی جس روح کو اللہ نہ ملے اس کی بے قراریوں کا سوائے اللہ کے ملنے کے کوئی علاج نہیں ہے۔

میرے بندے میں تیرے انتظار میں ہوں

میرے محترم بھائیو اور دوستو! ہم اپنے اللہ کو اپنا بنالیں، کیا ماں محبت کرے گی جو اللہ محبت کرتا ہے، کیا باپ محبت کرے گا جو اللہ محبت کرتا ہے، کیا بہن بھائی محبت کریں گے جو اللہ محبت کرتا ہے، ماں کو ایک دفعہ کہو اماں، تو جی کہتی ہے، پھر کہو اماں تو ہوں کہتی ہے، پھر کہو اماں، تو کہتی ہے سر نہ کھاؤ، اور وہ رب ہے جس کو ایک دفعہ کہو یا اللہ تو وہ سینکڑوں دفعہ، ستر دفعہ، پچاس دفعہ، لاتعداد دفعہ کہتا ہے لبیک، لبیک، لبیک یا عبدی میرا بندہ میں تو انتظار میں تھا، کبھی تو مجھے بھی پکارے، تو نے غیروں کو ہی پکارا، مجھے تو تم نے پکارا ہی نہیں اور جب تو کہتا ہے یا اللہ تو عرش تک کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لبیک سوئی ہوئی بیوی کو اٹھاؤ، تو کہے گی کیا مصیبت ہے، سوئی ہوئی ماں کو اٹھاؤ تو کہے گی۔ بیٹا تجھے ماں کے حقوق کا نہیں پتا، تو نے سوئی ماں کو اٹھایا۔ اس اللہ کو سناؤ جو سوتا ہی نہیں ہے لاتاخذہ سنة ولا نوم نہ وہ سوئے، نہ وہ اونگھے، نہ وہ گھبرائے، نہ وہ

تھکے لایتبرم باالحاح ذوالحاجات تمہاری ضرورتیں سنتے سنتے وہ اکتاتا نہیں، گھبراتا نہیں، وہ تھکتا نہیں، ماں باپ کہتے ہیں بس بھی کرو، تیرے لیے ہم نے کتنا کمایا، اب تو اپنا خود کما، ہماری جان چھوڑ دے۔

ہر ایک مشکل حل کرنے والا۔ اللہ

اللہ وہ ذات ہے، جسے سارا جہان پکارے اولکم پہلے پکاریں اخرکم پچھلے پکاریں انسکم انسان پکاریں جنکم جنات پکاریں حیکم زندہ پکاریں صغیرکم چھوٹے پکاریں کبیر کم بڑے پکاریں ذکرکم مرد پکاریں وانثکم عورتیں پکاریں فی سعید واحد ایک میدان میں کھڑے ہو کے پکاریں، اور اللہ سب سے یہ نہیں کہے گا باری باری بولو، یہ نہیں کہے گا کہ صرف عربی بولو کہ میری زبان عربی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، بولو بولو پشتو بھی بولو، اردو بھی بولو، ہندکو بھی بولو، پنجابی بھی بولو، سندھی بھی بولو، بلوچی بھی بولو، بروہی بھی بولو، انگریزی بولو، فرانسیسی بولو، لاطینی بولو، کائنات کی ساری زبانوں میں اپنے رب کو پکارو، میں تمہارا وہ سننے والا رب ہوں کہ مجھے تمہاری باریاں لانے کی ضرورت نہیں، میں تم سب کی چیخ و پکار کو الگ الگ سنوں گا سمجھوں گا لاتغلطہ کثرہ المسائل تم سب کا اکٹھا بولنا مجھے غلطی میں نہیں ڈالے گا، کہ عمر کیا بولا اور خالد کیا بولا، اکرم کیا بولا اور سعید کیا بولا، میں تم سب کو الگ الگ سنوں گا، اور یہ سن کر لایشغلہ سمع عن سمع ایک کا سننا مجھے دوسرے سے غافل نہیں کرتا

ولایلھیه قول عن قول ایک کا سننا مجھے دوسرے سے غافل نہیں کرتا ولایمنعه فضل عن فضل ایک کو دیتے ہوئے دوسرے کو یہ نہیں کہتا کہ، ذرا انتظار کرو، خزانہ خالی ہے، اب تم کل آؤ تمہیں کل دیا جائے گا۔

خزانوں کا مالک، آسمانوں کا مالک، سمندروں کا مالک، پانیوں کا مالک، سونے چاندی کا مالک، آگ، پتھر، پانی، مٹی، ہوا کا مالک، جنت اور دوزخ کا مالک، لامحدود خزانوں کا مالک۔

وہ اللہ جس سے ہمارے کام بنتے ہیں، اس سے اگر ہم نہ جڑے، تو نہ ہماری دنیا ہے نہ ہماری آخرت ہے، کریم ہے، بادشاہ ہے، نافرمانوں کو بھی دیتا ہے، فرمانبرداروں کو بھی دیتا ہے، پھر ایک دن حساب کا رکھا ہے، جس دن کھرے کھوٹے کو جدا کرے گا، دنیا بنانی ہے اور اللہ کو لینا پڑے گا، آخرت بنانی ہے اللہ کو لینا پڑے گا۔

یہ میری ڈھیل ہے کرم نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کا ایک قانون ہے کہ کافر کو بھی کھلاتا ہے، نافرمان کو بھی کھلاتا ہے، اور ان کیلئے اللہ تعالیٰ کا خود اعلان کہ ذرنی والمکذبین اولی النعمة ومهل هم قليلا آپ چھوڑ دیں، ہم انہیں تھوڑے دن کی مہلت دے رہے ہیں ذرھم یخوضو ویلعبو آپ کافروں کا تذکرہ چھوڑ دیں ان کو ہم نے موت تک کی چھٹی دی ہوئی ہے، یہ کھالیں اور پی لیں، بلکہ اور بتاؤں ولولا ان یکون الناس امة واحدة اگر یہ خیال نہ

ہوتا کہ مجھے یہ مسلمان سارے ہی چھوڑ جائینگے، کلمہ ہی چھوڑ جائیں گے ایمان ہی چھوڑ جائیں گے، تو میں کیا کرتا؟ مسلمان کو کچھ نہ دیتا، ابھی تو اسلام آباد ملا ہوا ہے پھر کچھ نہ دیتا، اور کافر کو کیا دیتا؟ **لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفامن فضۃ ومعارج علیھا یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکئون وزخرفا** میں کافر کے گھر سونے کے، چھتیں سونے کی، سیڑھیاں سونے اور چاندی کی، دروازے سونے اور چاندی کے، مٹی کا فرش نہیں، ان کیلئے سونے اور چاندی کی ٹائلیں لگواتا، اور سونے کی دیواریں کھڑی کرتا، چاندی سونے کی چھتیں بناتا، سونے چاندی کی ان کیلئے چارپائیاں اور مسہریاں بناتا۔

یہ تو قرآن کہتا ہے اور حدیث میں ہے کہ ان کے جسم لوہے کے بناتا، لوہے سے کیا مراد؟ نہ بوڑھے ہوتے، نہ بیمار ہوتے، نہ کمزور ہوتے، ایسے طاقتور رہتے، اس طرح ان کو دنیا دیتا اور اپنے پاس بلاتا، اور تمہیں کچھ نہ دیتا۔

کافر کو ملیں حور و قصور: ایک سوال

یہ سوال آج کا نہیں، موسیٰ کی سن لو! **یارب انک تقطر علی المومن** اے اللہ آپ مسلمان کو بڑی تنگی دیتے ہیں، کیا بات ہے؟ وہ تو لاڈلے تھے اس لیے لاڈ میں بڑی باتیں کر جایا کرتے تھے، یا اللہ کیا بات ہے؟ آپ مسلمانوں کو بڑی تنگی دیتے ہیں **وانک تعسر علی الکافر** اور کافر کو آپ بہت کچھ دیتے ہیں، یہ کیا بات ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ

کا دروازہ کھولا، کہا یا موسیٰ هذا مااعدت للكافر یہ دیکھو تو سہی میں نے کافرِ کیلئے کیا بنایا ہے۔

جب دوزخ کو دیکھا، بڑھکتے، تپتے اور شور چیخ مچاتے، کیسی آگ انهالظى نزاعة للشوٰى تدعومن ادبروتولى وجمع فاوعى وہ کیسی آگ ہے؟ تطلع على لافئدة وہ کیسی آگ ہے؟ خذوه فغلو ثم الجحيم صلوه ثم فى سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلكوه تصلى نارا حاميه تسقى من عين انية وہ کیسی آگ ہے؟ سموم حميم لاباردو لا كريم وہ کیسی آگ ہے وجوه يومئذ خاشعة عاملة ناصبة ليس لهم طعامِ الامن ضريع لايسمن ولا يغنى من جوع هذه جهنم التى يكذب بها المجرمون يطوفون بينها و بين حميم ان فباى الاء ربكما تكذبان

اب ساری آیتوں کا خلاصہ کیا ہے، کہ وہ ایک خوفناک آگ ہے، بھڑکتی ہوئی ہے كلما خبطت زدناهمِ سعيرا جب تھوڑی سی ہلکی ہوتی ہے اللہ اسے اور بڑھکاتا ہے، اس میں سے خدانخواستہ ایک قطرہ اسلام آباد میں گر جائے تو ساتوں زمینیں کڑوی ہو جائیں گی، ایک پھل بھی میٹھا نہیں نکلے گا اور ایک تنکا سبز نہیں بچے گا، ایک لوٹا پانی سات سمندر میں ڈال دیا جائے، تو ساتوں سمندر ابلنے لگ جائیں گے، کھولنے لگ جائیں گے۔

اہل جہنم کی بے بسی

جس پیالے میں ان کو پینے کو پانی دیا جائے گا، وہ پیالہ جب منہ کے قریب کریں گے، تو اس کی بھاپ سے ان کے سر کی کھال، چہرے کی کھال، ادھڑ کر پیالے میں خود بخود گر جائے گی، اپنے چہرے کی کھال کو اس پانی میں وہ دیکھے گا، پھر بھی اسے پینا پڑے گا، اور اس میں وہ ڈوب رہے ہیں، تیر رہے ہیں، ابل رہے ہیں، اتر رہے ہیں اور وہ موت پکارتے ہیں، پر آج موت بھی مر گئی ہے، وہ کہتے ہیں **یامالک لیقض علینا ربک** اے مالک اپنے رب سے کہو ہمیں موت دے دے، وہ کہتے ہیں **انکم ماکثون** بھول جاؤ، موت کو بھی موت آ گئی، اب نہیں مر سکتے، وہ کہتے ہیں **ادعو ربکم یخفف عنایومًا من العذاب** اچھا موت نہیں آتی تو تھوڑا سا عذاب کم کر دو، کچھ عذاب کم کر دو، جواب آتا ہے **أولم تک تاتیکم رسلکم بالبینتِ** دنیا میں کوئی تمہیں بتانے آیا تھا؟ **قالو بلی** کہا بتانے تو آئے تھے، پر ہم نے ہی ان کا مذاق اڑایا پھر **ذوقو مس سقر** اب بھگتتے رہو یہ عذاب، اب یہ نہیں کم ہو سکتا۔ اچھا اب کیا کریں، کہیں گے اللہ کو پکارو یا **ربنا، ربنا، ربنا، ربنا** ہزاروں سال بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، بولو کیا کہتے ہو، کہیں گے یااللہ **غلبت علینا شقوتنا و کنا قوما ضالین** مر گئے نافرمانی کر کے ہمیں معاف کر دے اب توبہ، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے **اخسوفیھا ولا تکلمون** بکواس بند کرو، مجھ سے کوئی بات نہ کرے، یہ آخری بات ہو گی

جہنم والوں کی اللہ تعالیٰ سے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ دوزخ کو تالا لگوا دے گا، آج کے بعد نہ کوئی چیز اندر جا سکتی ہے، نہ کوئی چیز باہر نکل سکتی ہے۔

چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھری رات ہے

اگر ایک شخص سارے جہان کی دولت جمع کرے، ساری دنیا کا حسن اپنے پہلو میں سمیٹ لے، اور دنیا کے سب سے بڑے تخت پر بیٹھ جائے لیکن مر کے یہاں چلا جائے تو بولو اس نے کیا دیکھا؟ موسیٰ علیہ السلام کی جو نظر پڑی جہنم پر تو بے ساختہ نکلا **وعزتک وجلالک وعلو مکانک** تیری ذات کی قسم، تیری عزت کی قسم، تیرے جلال کی قسم **لوملک الدنیا کلھا وعاش الدھر کلہ و کان میسرہ ھذا لم یر خیر اقط** میرے مولا! اگر کافر سارے جہان کا مالک بن جائے، قیامت تک کی زندگی گزارے اور اسے موت نہ آئے، دکھ نہ آئے، تکلیف نہ آئے، پر مر کے یہاں چلا جائے جو تو نے مجھے دکھایا ہے، تو تیری عزت کی قسم اس نے کچھ نہیں دیکھا۔ ہم کیا کریں جنت اور دوزخ کا یقین مٹ چکا ہے اس لیے دنیا کی تکلیفوں سے پریشان ہوتے ہیں، اور کافروں کی تعریفیں شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں، وہ ایسے ہیں، وہ ایسے ہیں، یہ نہیں جانتے ہیں کہ وہ کتنے بڑے اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

صاحب ایمان اور پریشان: دوسرا سوال

پھر موسیٰ کا دوسرا سول آیا اے اللہ تو مسلمان کو تنگی میں رکھتا ہے،

پریشانی میں رکھتا ہے، دکھ میں رکھتا ہے۔ چھوڑو، سب کی بات چھوڑو، جس سے نہ کوئی بہتر آیا، نہ آئے گا، وہ محمد ﷺ جس کے اللہ وجود کی قسم کھائے، جس کے شہر کی قسم کھائے، جس کی صفات کی قسم کھائے، جس جیسا نہ پہلے بنایا نہ بعد میں بنائے گا، جسے حبیب بنایا، محبوب بنایا، وہ خود کوئی اور نہیں، یہ مدینے کی مسجد ہے، اور وہ بیٹھ کے نماز پڑھ رہے ہے، اوپر سے ابوہریرہؓ آئے بابی انت وامی یا رسول اللہ میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ ﷺ بیٹھ کے نماز پڑھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے پیٹ کی طرف اشارہ کیا، ابوہریرہؓ بھوک کی شدت نے بٹھا دیا، کھڑا نہیں ہو سکتا، حضرت کعبؓ اندر آئے، آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں، رنگ پھیکا پیلا تھا، کہنے لگے یا رسول اللہ بابی انت امی مالی اراک متغیر اللون میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپؐ کا رنگ پیلا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے انگلی پیٹ کی طرف رکھی اور یوں اشارہ فرمایا مادخل جوفی مایدخل جوف ذات کید منذ ثلاث اے کعب تین دن گزر چکے ہیں، میرے پیٹ میں ایک لقمہ داخل نہیں ہوا، پیٹ پہ دو پتھر، ایک جوڑے میں زندگی گزر رے، اور اتنی سلطنت بڑی، اتنا اقتدار بڑا، کہ ساتوں زمینوں کے خزانوں کی چابیاں پیش کی جا رہی ہیں، کہ یہ چابیاں ہیں اور یہ سارے پہاڑ سونا، چاندی، زمرد، یاقوت بن کے آپ کے ساتھ چلیں گے، آپ کو منظور ہے، کہا نہیں، نہیں، نہیں، نہیں، ایک دن بھوکا رہوں گا ایک دن روٹی کھاؤں گا۔ اپنی

امت کے غریبوں کو تسلی دی، اور اپنی امت کا ذہن صاف کیا، غریب ہونا ذلت نہیں، نافرمان ہونا ذلت ہے، مالدار ہونا عزت نہیں، فرمانبردار ہونا عزت ہے، بادشاہی عزت نہیں، اللہ کی اطاعت عزت ہے، اور دولت اور ملک اور مال عزت نہیں، اللہ کی اطاعت عزت ہے غربت اور فقیری ذلت نہیں اللہ کا نافرمان ہوجانا سب سے بڑی ذلت ہے۔

میرے محترم بھائیو اور دوستو!

ہماری دنیا بھی اللہ کے ہاتھ میں، ہماری آخرت بھی اللہ کے ہاتھ میں، ہمارا رزق بھی اللہ کے ہاتھ میں، ہماری عزت بھی اللہ کے ہاتھ میں، ہماری ذلت بھی اللہ کے ہاتھ میں اور ساری کائنات کے خزانے اللہ کے ہاتھ میں، سب کچھ جس کے ہاتھ میں ہے، وہ ہم سے کہتا ہے میری مان کے چلو۔

خالق کائنات اللہ

جس زمین پر ہو، وہ اللہ کی ان الارض للہ جس آسمان کی چھت کے نیچے رہتے ہو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خلق سبع سموت طباقا جس سورج سے روشنی اٹھاتے ہو وہ سورج اللہ تعالیٰ کا الشمس تجری لمستقرلھا جس چاند کی کرنوں سے تمہارے پھل میٹھے ہوتے ہیں اور تمہارے سمندروں میں جوار بھاٹا آتا ہے وہ چاند اللہ تعالیٰ کا والقمر قدرنہ منازل جن ستاروں سے راستے بناتے ہو، راستے طے کرتے ہو، وہ ستارے اللہ کے تابع والنجوم مسخرات بامرہ جس پانی کو پی

کر زندگی کا سامان بناتے ہو وہ پانی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں افرئیتم الماء الذی تشربون اء نتم انزلتموهن المزن ام نحن المنزلون یہ پانی تمہارے ہاتھ میں، یا تمہارے اللہ کے ہاتھ میں، گلگت کے پہاڑوں کی برف اور چترال کے پہاڑوں کی برف اور سکردو کے پہاڑوں کی برف، آسمان سے اترنے والا پانی، یہ تم نے بنایا؟ نہیں نہیں دیکھتے نہیں الم تران الله یزجی سحابا تمہارے رب نے بادلوں کو جمع کیا ثم یولف بینه انہیں اکٹھا کیا، پھر ان کو ہانکا، پھر اس کو حکم دیا انا صببنا الماء صبا بارش کو برسایا ثم شققنا الارض شقا زمین کو پھاڑ افانبتنا فیها حبا و عنبا پھل پھول غلے اگائے، زمین اس کے تابع، پانی اس کے تابع، ہوا اس کے تابع تصریف الریاح بادل اس کے تابع وانسحاب المسخربین السماء والارض کشتیاں اس کے تابع وتر الفلک مواخر فیه اور سمندر کا خزانہ اس کے تابع تستخرجوا منه حلیة تلبسونها سمندر کی مچھلیاں اس کے تابع لتاکلوا منه لحما طریا کائنات کی کوئی چیز تو دکھاؤ جو اس کے تابع نہ ہو فمنهم من یمشی علی اربع چار پاؤں والے اس کے تابع فمنهم من یمشی علی رجلین دو پاؤں والے اس کے تابع منهم من یمشی علی بطنه پیٹ کے بل چلنے والے اس کے تابع۔ آسمانوں کی بادشاہی ہو، زمین کی بادشاہی ہو، ہواؤں کا نظام ہو، سمندر کا نظام ہو سب اللہ تعالیٰ کے تابع ہے۔

کون ہے میرے سوا ذرا بتا تو سہی!

اس کا سوال دیکھو **قل لمن الارض ومن فیھا** زمین کس کی ہے؟ اور جو کچھ زمین میں ہے کیا اسلام آباد والوں کا ہے؟ پاکستان والوں کا ہے؟ نہیں نہیں نہیں وہ ایک اللہ ہی کا ہے **سیقولون لله قل من رب السموت السبع ورب العرش العظیم** بولو کون ہے ساتوں آسمانوں کا رب؟ کون ہے عرش عظیم کا رب؟ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم ہیں **سیقولون لله** کہیں گے اللہ ہی ہے **قل من بیدہ ملکوت کل شئی وھو یجیر ولا یجار علیه** کون ہے جو پناہ دیتا ہے تو کوئی اس پہ ہاتھ نہیں اٹھاتا، جس پہ وہ ہاتھ اٹھالے کوئی اس کو بچا نہیں سکتا، زمین و آسمان، بحر و بر، ہوا اور فضا، پھر آگے عزت اور ذلت **وتعز من تشاء** جس کو وہ دے گا ملے گی **وتذل من تشاء** جس کو وہ دے گا ملے گی **وتذل من تشاء** جس کو وہ ذلیل کرے گا ذلیل ہوگا، جس کو وہ عزت دے گا عزت ملے گی **یحی ویمیت** جسے مارے گا اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا، جسے بچائے گا اسے کوئی مار نہیں سکتا، جسے دے گا اس سے کوئی لے نہیں سکتا، جس سے لے گا اس کو کوئی دے نہیں سکتا۔

اے آدم کے بیٹے! میں تجھ سے پیار رکھتا ہوں

تو میرے بھائیو! وہ اللہ یہ سارا کچھ بتا کے کہتا ہے، اے میرے بندو! اپنے اس اللہ کی مان لو، اتنی بڑی بادشاہی کے باوجود اس کی محبت تم

سے بے مثال ہے یاابن ادم انی لک محب اے ابن آدم میں تم سے محبت کرتا ہوں فبحق لی علیک کن لی محبا تجھے میری قسم تو بھی تو مجھ سے محبت کر یا ابن آدم اذکرک وتنسانی میں تمہیں یاد رکھتا ہوں، تو مجھے بھول جاتا ہے واسترک ولا تخشانی میں تیرے گناہوں پہ پردے ڈالتا ہوں، تو پھر بھی مجھ سے حیا نہیں کرتا یابن آدم ان ذکر تنی ذکرتک تو مجھے یاد کرتا ہے، میں تجھے یاد کرتا ہوں ان نسیتنی ذکرتک تو مجھے بھول جاتا ہے، میں پھر بھی تجھے یاد کرتا ہوں۔

یہ جو آپ گرمی میں بیٹھے ہوئے ہیں اللہ آپ میں سے ایک ایک کا عرش پہ بیٹھا نام لے کے خوش ہو رہا ہے، کہا دیکھو ذرا میرے بندے میرے لیے کیسی گرمی سہہ رہے ہیں، کیسی پیاس برداشت کر رہے، کیسی دھوپ سہہ رہے، کیسے پسینے نکل رہے، اے فرشتو! ذرا بتاؤ تو سہی یہ کیوں بیٹھے ہیں؟ انہوں نے ٹھنڈے کمرے چھوڑے، ٹھنڈی چھاؤں چھوڑی، گھر کے سایہ دار درخت چھوڑے، گھر کا پانی چھوڑا، بیوی بچوں کو چھوڑا اور برف کے پانی چھوڑے، یہ یہاں پتلی سی چھت کے نیچے اور تپتے میدان میں پہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں، پسینہ پسینہ ہو رہے ہیں، فرشتے کہہ رہے ہیں، اے اللہ تیرے لیے بیٹھے ہیں، وہ آگے کہہ رہا ہے کہ جاؤ گواہ بن جاؤ کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا۔

کلمہ طیبہ کا مفہوم

میرے بھائیو! تبلیغ کی محنت یہ ہے کہ اپنے اللہ کو اپنا بنا لیں، کوئی فلسفہ نہیں، کوئی جماعت نہیں، کوئی تحریک نہیں، یہ محنت ہے کہ لا الہ الا اللہ کو ہاتھ میں پکڑ لیں، دل اللہ کو دے دیں ساری مخلوق کو دل سے نکال دیں لا الہ کوئی معبود نہیں، جب لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو پتھر ذہن میں آتا ہے کہ پتھر کو سجدہ نہیں کرنا، نہیں لا الہ الا اللہ اپنی بندگی بھی چھوڑ دو افرئیت من اتخذ الهه هواه اس لا الہ کو اپنے اوپر بھی چلاؤ، کہ میں بھی نہیں معبود، میں نے اپنی عبادت نہیں کرنی، اپنی عبادت کا کیا مطلب؟ جو دل میں آیا وہ کر دیا، یہ اپنی عبادت ہے، لا الہ تو بھی کچھ نہیں ہے۔

لا الہ دکان بھی کچھ نہیں الا اللہ اللہ ہی سب کچھ ہے، لا الہ حکومت کچھ نہیں الا اللہ اللہ سب کچھ ہے، لا الہ ٹینک، توپ اور تلوار کچھ نہیں الا اللہ اللہ سب کچھ ہے، لا الہ ایٹم بم، ہائیڈروجن بم یہ کچھ نہیں الا اللہ اللہ ہی سب کچھ ہے۔

لا الہ الا اللہ کی تلوار کو سمندر پہ چلاؤ، پانی پہ چلاؤ، زمین پہ چلاؤ، فضا پہ چلاؤ، اپنے آپ پر چلاؤ، اپنی دکان پہ چلاؤ، اپنی تجارت پہ چلاؤ کہ نہیں نہیں نہیں تو کچھ نہیں، میرا اللہ ہی سب کچھ ہے۔ پھر اسی تلوار سے اللہ نے، آسمانوں کو توڑ دیا، جبرائیل اور میکائیل کو توڑ دیا، کہ یہ بھی کچھ نہیں، اللہ ہی سب کچھ ہے۔

آج نہیں تو کل دیکھو گے کہ

اور یہ دکھادے گا اس دن، جب حکم ہوگا **نفخ فی الصور فاذا نفخ فی الصور نفخة واحدة** آج دیکھو۔ کوئی الٰہ نہیں، اللہ ہی اللہ، کوئی معبود نہیں، اللہ ہی اللہ، کوئی دینے والا نہیں، اللہ ہی اللہ، کوئی بچانے والا نہیں، اللہ ہی اللہ، کوئی بے نیاز نہیں، اللہ ہی اللہ۔

آواز پڑی، اور **اذازلزلت الارض زلزالها** زمین مین زلزلہ **واذالبحار فجرت** سمندروں میں آگ **اذالسماء انفطرت** آسمان ٹوٹا **واذالکواکب نتثرت** ستارے ٹوٹے **اذالشمس کورت** سورج اندھا ہوگیا۔ کیا مطلب؟ اندھا ہوگیا بے نور ہوگیا۔ زمین تھرتھرانے لگی **واذالارض مدت والقت مافیها وتخلق یوم تشقق السماء بالغمام** آسمان پھٹ رہا، زمین پھٹ رہی، آگ برس رہی، آگ نکل رہی، اور انسان چیخ وپکار کررہے معصوم بچوں کو مائیں اٹھا کے پھینک دیں گی، کہ میں بچوں میرا بچہ مرے، لیکن نہ آج ماں بچے گی نہ بچہ بچے گا اور وہ آواز تیز ہورہی، تیز ہورہی، یہاں تک کہ اسلام آباد کے یہ خوبصورت پہاڑ پھٹنے لگے، مارگلہ کی پہاڑیوں میں آگ لگ جائے گی، اور پوری اسلام آباد کی زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ اس میں سے آگ نکلے گی، اوپر سے خوفناک چیخ ہوگی، ادھر سے آگ نکلے گی اور پوری دنیا کے انسان ایک موت مریں گے **لا الہ الا اللہ** دنیا کے بادشاہ مرے پڑے ہیں اب کوئی

ہے اللہ کا مقابل تو اپنے آپ کو بچا کر دکھائے، پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا **اذا لسماء انفطرت** آسمان توڑ دیا، دوسرا توڑ دیا، تیسرا توڑ دیا، چوتھا توڑ دیا، پانچواں، چھٹا، ساتواں توڑ دیا، موت کی نیند سلا دیا اور ساری کائنات کو موت کے گھاٹ اتارتے اتارتے اللہ نے کہا، جبرائیلؑ تو بھی مرجا، میکائیلؑ تو بھی مرجا، تو اللہ تعالیٰ کا عرش بھی ہل جائے گا، اے اللہ، یہ جبرائیلؑ، میکائیلؑ مرجائیں گے ان کو تو بچائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے **اسکت فقد کتبت الموت علی من کان تحت عرشی** میرے عرش کے نیچے سب کو موت ہے کوئی نہیں بچ سکتا، یہ مرا پڑا ہے جبرائیلؑ اور یہ مرا پڑا ہے میکائیلؑ، اللہ کے مقرب ترین فرشتے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو بھی مرجا اسرافیلؑ، جو صور پھونک رہا ہے، یہ بھی مرا، اوپر اٹھ گیا صور، نیچے عزرائیلؑ، اوپر عزرائیلؑ کا رب، اللہ تعالیٰ اپنی بے نیازی کے ساتھ، تکبر کے ساتھ شہنشاہی ادا کے ساتھ کہے گا، کون باقی ہے؟ کہا اوپر تو باقی نیچے میں باقی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھی میری ایک مخلوق ہے تو بھی مرجا، عزرائیلؑ کی بھی ایسی چیخ نکلے گی، اگر دنیا کے انسان زندہ ہوتے تو کلیجے پھٹ جاتے، زمین و آسمان پھٹ جاتے، وہ تو پہلے ہی پھٹے پڑے، سب کو مار کر **لاالہ الا اللہ توکل علی الحی الذی لایموت الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لاالہ الاھو الحی القیوم لاتاخذہ سنۃ ولانوم لہ مافی السموت ومافی لارض من ذی**

الذی یشفع عندہ الاباذنہ یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشئی من علمہ الابماشاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یودہ حفظھما وھو العلی العظیم

اللہ کی بادشاہت

آج وہ ابدی بادشاہ، ازلی بادشاہ، اول بادشاہ، آخر بادشاہ، ظاہر بادشاہ، باطن بادشاہ، قدیم بادشاہ، رحمٰن بادشاہ، رحیم بادشاہ، جبار بادشاہ، قاہر بادشاہ، اول الاولین بادشاہ، آخر الآخرین بادشاہ، اکرم الاکرمین بادشاہ، راحم المساکین بادشاہ، ارحم الرحمین بادشاہ، عزیز ذوانتقام بادشاہ، اور ذالطول بادشاہ رحمٰن بادشاہ، شدید العقاب بادشاہ۔

ساری کائنات پہ لاالہ کی تلوار کو چلا کر پھر کہے گا من کان لی شریک فلیات کوئی میرا شریک ہے تو آجائے، کہاں گئیں عجم کی حکومتیں اور عرب کی حکومتیں، چنگیز خان جیسے، ہلاکو خان جیسے، محمود جیسے، سکندر جیسے، تیمور جیسے کہاں ہیں؟ من کان لی شریک فلیات کوئی میرا شریک ہے تو آئے، کوئی ہو تو اللہ کے سامنے آئے، آج تو مولا تیری ہی بادشاہی ہے۔

اب تو بتاؤ میرے سوا کون ہے؟

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا این الملوک بادشاہ کہاں ہیں؟ این الجبارین وہ ظالم کہاں ہیں؟ این المتکبرین وہ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ بحن الملک الیوم آج کون بادشاہ ہے، کون جواب دے سکتا

ہے؟ پھر اللہ خود کہے گا اللہ الواحد القھار آج اکیلے اللہ کی بادشاہی ہے انا الذی بدات بالدنیا ولم تکن شیئا و انا الذی اعیدھا میں نے دنیا بنائی، میں نے مٹائی، انتظار کرو اب دوبارہ بننے کا ایک وقت اب آنے والا ہے کہ جب تم سب میرے سامنے کھڑے ہو گے اور ایسا عالم ہوگا، ننگے بدن، ننگے سر، ننگے پاؤں اور ایسے ٹانگیں کانپ رہی ہونگی اور فرشتے گردن میں ہاتھ ڈال کے، اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیں گے، اور اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا یاابن آدم اعطیتک خولتک وانعمت علیک ارنی ماذا صنعت فیھا اے میرے بندے جو زندگی دی، جو رزق دیا، جو دولت دی، آج دکھا کیا لایا ہے، آج بڑے بڑے بادشاہوں کو آپ دیکھو گے ذلیل ہوتا ہوا۔

ہر اک سے جو جفا کرے وہ بے وفا دنیا

جس اللہ سے ہم بھاگ نہیں سکتے اسی سے بھاگ رہے اور جو دنیا آج تک کسی کی نہ بن سکی اس کو اپنا بنانے کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں، آج تک دنیا نے بھی کبھی کسی سے وفا کی، اگر یہ وفا کرتی تو آج اسلام آباد والوں کو نہ ملتی، آج لاہور والوں کو نہ ملتی، میری مراد ہے جو ہم یہ سب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے کسی سے لی، ہمارے باپ سے دنیا غداری کر گئی اور ہمارے ہاتھ میں آ گئی اور عنقریب ہم سے غداری کر جائے گی اور ہمیں چھوڑ کے آگے چلی جائے گی، پھر ان سے بے وفائی کر کے آگے چلی جائے گی،

اگر یہ وفادار ہوتی تو کبھی سکندر کا خاندان ختم نہ ہوتا، کبھی دارا کا خاندان ختم نہ ہوتا، کبھی تاتاری خاندان ختم نہ ہوتا، کبھی بنوامیہ، بنوعباس ختم نہ ہوتے۔

تین سو چونسٹھ سال اہل ساسان نے حکومت کی پر ان میں سے ہزاروں انسانوں نے آج پہلی دفعہ ساسان کا نام سنا ہوگا، اہل ساسان نے تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال حکومت کی، آج ان کی قبروں کا نشان کوئی نہیں ہے۔

اس غدار دنیا، اس بے وفا دنیا، اس مکروفریب کی دنیا، اس بوڑھی دنیا۔ یہ وہ بڑھیا ہے، جس نے بڑا میک اپ کر کے اپنے آپ کو سنوارا ہے، سجایا ہے، اور آپ کے سامنے آ کر آپ کو عاشق بنا رہی ہے اور مجھے دیوانہ بنا رہی ہے اوروں کو دیوانہ بنا رہی، اللہ کی قسم اس سے بڑا مکار کوئی نہیں، اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں، اس سے بڑا دغاباز کوئی نہیں، میں اللہ کو نہ چھوڑوں چاہے میرا سب کچھ چلا جائے چونکہ یہ سب کچھ ایک دن مجھے چھوڑنا ہے۔

اس حرص ہوس کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قذاق اجل کا لوٹے ہے دن رات جا کر نقارہ

وما الحیوہ الدنیا الامتاع الغرور متاع قلیل لعب ولھو زینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال ولا ولاد کھیل تماشا، لہو ومال کی دوڑ، دنیا کی دوڑ، عزت کی دوڑ، اور یہ اللہ کا محبوب فرما رہا ہے ارتحلت الدنیا مدبرا اسلام آباد اور لاہور اور پاکستان اور ایران اور ہندوستان اور ساتوں براعظم نے منہ موڑ لیا ہے، اور یہ آخرت کی طرف

بھاگے جا رہے ہیں وارتحلت الاخرۃ مقبلا اور آخرت نے اپنے بازو پھیلا دیئے ہیں، پر پھیلا دیئے ہیں، اور تیز رفتاری سے، عقاب کی تیزی کے ساتھ وہ تمہاری طرف اڑتی چلی آ رہی ہے ولکل واحدۃ منھما بنون کچھ لوگ وہ ہیں جو دنیا کے پجاری ہیں، کچھ لوگ وہ ہیں جو آخرت کے پجاری ہیں فکونو من ابناء لاخرۃ ولاتکونو من ابناء الدنیا تم آخرت کے پجاری بننا، تم دنیا کے پجاری نہ بننا فان کل ام یتبعھا ولدھا کہ قیامت کے دن، جیسے بیٹا ماں کے پیچھے چلتا ہے، بھول جائے تو کہتا ہے اماں، بھٹک جائے تو کہتا ہے اماں، روٹی کیلئے کہتا ہے اماں، پانی کیلئے بھی اماں کہتا ہے۔

قیامت کے دن دنیا آئے گی، بوڑھی شکل میں، کالی شکل میں، اللہ کہے گا جانتے ہو یہ کون ہے؟ کہیں گے نہیں، کہا یہ دنیا ہے جس کے عشق میں تم نے مجھے بھلا دیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے لے جاؤ، اس کو دوزخ میں۔ اس کو دوزخ میں لے چلیں گے، وہ کہے گی میرے بچے تو میرے ساتھ کر، میں بیٹوں کے بغیر کیسے جاؤں، تو اللہ تعالیٰ کہیں گے جس نے تجھ سے عشق کیا، ان کو بھی لے کے چلی جا، سب جا رہے، سب کھینچے جا رہے، ہم دنیا کے غلام نہیں ہیں۔ ہم اللہ کے غلام ہیں۔

میرے بھائیو!

لاالہ الااللہ میں ہم نے اللہ سے یہ اقرار کیا ہے کہ اے اللہ تو ہی ایک معبود ہے، تیرے سوا کوئی نہیں، لہٰذا تیری مان کے چلنا ہی ہماری زندگی

ہے، اس پر ہم مٹ چکے ہیں، اب جان چلی جائے، چلی جائے، مال چلا جائے، چلا جائے، وہ ہوگا جو اللہ چاہتا ہے، وہ نہیں ہوگا جو میں چاہتا ہوں، وہ نہیں ہوگا جو میرا نفس چاہتا ہے، جب اللہ نے کہہ دیا تو کر دیا۔

اے اللہ تیری رضاء پہ ہم راضی ہیں

ایک صحابی تجارت کے لئے شام گئے۔ شام میں سب کچھ دے کر شراب خرید کر لائے۔ ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی، شراب خرید کے لائے، اپنے سارے راشن مال سے شراب خرید کے لائے، مدینہ پہنچے تو پتہ چلا شراب تو حرام ہوگئی، تو یہ نہیں کہا، اب میرا کیا بنے گا، اب میں بچوں کو روٹی کہاں سے کھلاؤں گا، سارا پیسہ تو میں نے اس پر لگا دیا، کہا جب اللہ نے حرام کی تو ہم نے بھی حرام کی، خنجر لیکر سارے مشکیزے پھاڑ کر زمین پہ گرا دی، کہا اے اللہ جس پہ تو راضی ہے اسی پہ میں بھی راضی ہوں۔ ہم پیسے پہ نہیں بکتے ہم اللہ پہ بک جاتے ہیں، ہم مال پہ نہیں بکتے حکومت پہ نہیں بکتے اللہ کے دین پر بکتے ہیں، اس کی جنت پر بکتے ہیں، ہم دنیا کیلئے نہیں بکتے، یہ **لا الہ الا اللہ** میں اللہ تعالیٰ نے ہم سے اقرار کروایا کہ اے اللہ بس تو ہی تو ہے اسی کیلئے جینا اسی کیلئے مرنا، اس پر فدا ہونا، اس کا بن کے رہنا ہی زندگی ہے۔

فقیر کون ہے؟

کیا ہماری بدقسمتی ہے کہ سال میں کوئی ایک رکعت بھی ایسی نصیب نہیں ہوئی، جس میں میں نے اللہ کے ساتھ پیار محبت سے بات کی

ہوا اور میں اپنے اللہ کو یاد کر کے، اللہ اکبر سے شروع ہوا اور سجدے تک اللہ کے عشق میں چلا گیا، یہ کیسا فقیروں کا دیس ہے، یہ کیسی فقیروں کی دنیا ہے لوگ فقیر کہتے ہیں جو یہ جھگیوں میں رہتے ہیں۔

فقیر وہ ہے جسے اللہ نہ ملا، فقیر وہ ہے جو اللہ کے گھر میں آ کر بھی اللہ کو نہ پا سکا، جسے اللہ کے نام کی محبت کا ذائقہ نہ ملا، جو اللہ کے نام کی حلاوت نہ دیکھ سکا، جو تنہائیوں میں اللہ کے سامنے بیٹھ کے رو نہ سکا، جو اللہ کو دکھڑے نہ سنا سکا، جو اللہ کی محبت میں نہ تڑپا، نہ رویا اور نہ مچلا، یہ ہے فقیر میرے بھائیو! وہ فقیر نہیں جو اسلام آباد کی گلیوں میں مانگتا پھر رہا ہے۔

ہم ہر حال میں محمدیؐ ہیں

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے اپنے اللہ کو اپنا بنا لو، اس کے سوا منزل نہیں ملے گی، بھٹکی ہوئی انسانیت ہے۔ منزل ملانے کیلئے اور اللہ تک پہنچانے کیلئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی زندگی کو نمونہ بنایا ہے۔ اللہ کے ہاں عربی، عجمی، یہ نہیں چلتے، قریشی، پٹھان نہیں چلتے، راجپوت، خان نہیں چلتے، اللہ سے ملنا ہے تو محمدی بننا پڑے گا، ظاہراً بھی محمدی، باطناً بھی محمدی، زندگی کی ہر ادا حضرت محمد ﷺ کے سانچے میں ڈھل جائے، کتنی ہماری بدقسمتی ہے کہ جس چیز کو اللہ کے رسول نے پسند کیا وہ ہماری پسند ہی نہ بنی اور جس کو انہوں نے چاہا ہم نے اسے نہ چاہا۔

ظاہر بھی سنت کے مطابق اور باطن بھی

پاکستان کا جرنیل، جو پچیس سال میں، تیس سال میں جرنیل بنتا ہے، ہندوستان کے جرنیل کی وردی پہن کر آ جائے، تو فوراً اس کا کورٹ مارشل ہوگا، فوراً اس پر غداری کا مقدمہ چلے گا، وہ کہے گا، مجھے کیوں پکڑتے ہو، میں نے تو تیس سال پاکستان کی خدمت کی ہے، اسے کہا جائے گا، تیری وردی غداروں کی ہے، تیری وردی دشمن کا لباس ہے، لہذا تیرا اندر مشکوک ہو گیا، کیوں؟ کہ ظاہر دشمن کے مشابہ ہو گیا ہے اسلیئے اندر مشکوک ہو گیا ہے۔ دیکھو نا کپڑے گندے ہوں تو ہم اتار دیتے ہیں، کیوں؟ ناپاک تو نہیں ہیں، تو اتارے کیوں ہیں؟ اس لئے کہ ظاہر گندے ہو گئے ہیں۔

اب یہ گلاس میں مجھے پانی دے رہا ہے، یہ صاف ستھرا گلاس ہے۔ اسی گلاس پر ادھر تھوڑا سا تیل لگا ہوا ہو، ادھر تھوڑی سی گریس لگی ہوئی ہو، ادھر تھوڑا سا سالن لگا ہوا ہو، ادھر تھوڑی سی مٹی لگی ہوئی ہو، ساری چیزیں پاک ہیں لیکن میں اس میں پانی نہیں پی سکتا کیونکہ اس کی ظاہری گندگی مجھے نفرت دلا رہی ہے اس سے کراہت ہے، اس کا ظاہر کا صاف ہونا بھی ضروری ہے۔

میرے بھائیو

شیطان نے ہمیں چکر دیا، اندر ٹھیک ہونا چاہیئے، باہر کی خیر ہے، تو یہ گندے گلاس میں پانی کیوں نہیں پیتے؟ نوکر کو ڈانٹ پڑ جاتی ہے کہ تجھے سلیقہ ہی نہیں، تو گندے گلاس میں پانی لایا، وہ کہے آقا، اس کا اندر بالکل ٹھیک ہے، باہر کو نہ دیکھو، اس کے ظاہر کو نہ دیکھو، اس کا اندر بالکل پاک صاف ہے،

آپ پی لیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا، اسی کے منہ پر گلاس مارا جائے گا۔

ہم حضرت محمد ﷺ کے غلام ہیں، ان کے سانچے میں ڈھلنا، ان کے طریقوں پہ چلنا یہ ہی ہماری معراج ہے۔

حضرت عمر اور سنت رسول ﷺ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کرتا پہنا تو اس کا آستین بڑا تھا اس میں سے بازو چھپ گیا، اپنے بیٹے سے کہا بیٹا چھری لاؤ اس کو کاٹتا ہوں، انہوں نے کہا ابا جان آپ اس کو قینچی سے کاٹیں، سیدھا کٹے گا، کہا نہیں، میرے بیٹے میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا تھا، ان کے کرتے کا یہ آستین بڑا تھا، تو انہوں نے اس کو چھری سے کاٹا تھا، تو میں بھی چھری سے کاٹوں گا، میں نہیں اس کو قینچی سے کاٹتا

تو میں یوں کہتا ہوں کہ چاہے اس وقت آپ کو قینچی ملی نہ ہو، آپ نے چھری سے کاٹ دیا لیکن جیسے کرتے دیکھا، ویسے کرتے چلے گئے۔

ایک جگہ سے گزرے، حضور ﷺ کو ٹھوکر لگی، حضرت عمرؓ جب کبھی وہاں سے گزرتے، تو ٹھوکر کھاتے کہ یہاں میرے محبوب ﷺ کو ٹھوکر لگی تھی، میں بھی ٹھوکر کھاؤنگا، یہ کیا عشق ہے۔

مجنوں کی مثال

پائے سگ بوسیدہ مجنوں　　خلق پرسد ایں چہ سود
ایں سگ در کوئے لیلی　　گاہے گاہے رفتہ بود

مجنوں نے تو کتے کے بھی پاؤں چومے، لوگوں نے کہا دیوانے،

کتے کو کیوں چومتا ہے، اس نے کہا پاگلو! یہ کتا کبھی کبھی لیلیٰ کی گلی سے گزرتا ہے، اس لیے مجھے اچھا لگتا ہے، میں اس کے پاؤں چومتا ہوں۔ تو ہم اللہ کے رسول کے طریقے نہ چومیں، اس کے طریقے نہ چومیں جس جیسا کوئی ہے نہیں، جس جیسا کوئی بنایا نہیں۔ معراج پہ گئے، یا اللہ ابراھیم اتخذته خلیلا ان کو اپنا خلیل بنایا وموسی کلیما موسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلیم بنایا النت لداو دالحدید داؤد علیہ السلام کیلئے آپ نے لوہا نرم فرمایا۔ سخرت لسلیمن الریاح سلیمان علیہ السلام کے لیئے آپ نے ہوا تابع کی فماذاجست لی میرے لیے کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا الاذکرت الاذکرت معی قیامت تک تیرا میرا نام اکٹھا رہے گا، جدا نہیں ہوسکتا۔

اے محبوبؐ! میرے نام کے ساتھ تیرا نام رہے گا

امنو باالله ورسوله اکٹھے ہو گئے۔ تومنون بالله ورسوله اکٹھے ہو گئے۔ اطیعوالله واطیعو الرسول اکٹھے ہو گئے۔ من یطع الله ورسوله دیکھو کیسے اکھٹے ہو گئے۔ یطیعون الله ورسوله دیکھو کیسے اکٹھے ہو گئے۔ من یعص الله ورسوله اکٹھے ہو گئے۔ ذالک بانهم کفر وباالله ورسوله کیسا ساتھ آرہا ہے۔

من یشاقق الله ورسوله ،من یحاد دالله ورسوله ،براءة من الله ورسوله ،اذان من الله ورسوله ،فاذنوا بحرب من الله ورسوله ،لاتخون الله والرسول ،استجیبوالله وللرسول ،والله ورسوله احق ان یرضوه.

آپ ﷺ کی شان میں یہ بڑی عظیم الشان آیت ہے، اللہ تعالیٰ یوں فرما رہے ہیں کہ صرف مجھے راضی کرنے سے کام نہیں بنے گا، میرے رسول ﷺ کو بھی راضی کرو، اس لئے کہا قیامت تک تیرا میرا نام ساتھ چلے گا، کبھی جدا نہیں ہوسکتا۔

سلام سب نبیوں پر مگر آپؐ پر نرالی شان سے

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو سلام بھیجا۔

سلام علی نوح فی العلمین نوح علیہ السلام پہ سلام۔ **سلام علی ابراھیم** ابراہیم علیہ السلام پہ سلام۔ **سلام علی موسی وھرون** موسیٰ وہارون علیہ السلام پہ سلام۔ **سلام علی الیاسین** الیاسین علیہ اسلام پہ سلام نبیوں پہ سلام۔

لیکن جب اپنے محبوب پہ سلام بھیجا، تو اللہ تعالیٰ کہتا **سلام علی محمد** جیسے اوروں کو کہا **سلم علی ابراھیم سلم علی نوح سلم علی موسی وھرون سلام علی الیاسین** تو کہتا **سلام علی محمد** بات ختم۔ اللہ نے یوں نہیں کہا، اپنے محبوب کی شان دکھائی، کلام بدلا، انداز بدلا، خطاب بدلا، اب میں اس کو اردو میں کیسے سمجھاؤں جو اللہ نے اس میں بتایا **ان اللہ** کہہ کر اللہ نے کیا طاقتور بات فرمائی ہے۔ اور کتنی عظیم الشان بات فرمائی ہے **ان اللہ وملئکته** ایک لفظ ان کی طاقت، پھر لفظ اسم ذات کی طاقت، پھر آگے **الملئکته** نہیں کہا بلکہ **ملئکته** فرشتے تو ہیں ہی اللہ کے

اگر اللہ الملئکتہ کہتا تو بھی بات ٹھیک تھی، پر اللہ اپنا نام دو دفعہ لایا ہے، کہا سنو میرے بندو، تحقیق بے شک، یہ کوئی ان کے ترجمے کوئی نہیں ہیں اور اس کے علاوہ کوئی اور لفظ ہی نہیں جو ان کیلئے لگایا جائے، اردو ہو یا فارسی ہو، انگریزی ہو، ساری لولی لنگڑی زبانیں ہیں، یہ عربی کا کہاں ترجمہ کر سکتی ہیں۔ یہ نہیں کہا **ان اللہ** بے شک اللہ و ملئکتہ اور اللہ کے فرشتے، اس میں آپ کی شان کہاں سے کہاں تک پہنچا دی، کیا کہتے ہیں؟ **یصلون علی النبی** اس نبی پر درود بھیجتے ہیں **یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلمو تسلیما** اے ایمان والو! تم بھی وہی کرو جو تمہارا رب اور اس کے فرشتے کرتے ہیں، اتنی اونچی آپ ﷺ کی شان کو بنا دیا۔

ایک مرتبہ آپ ؐ نے لمبا سجدہ کیا، معلوم ہوا کہ انتقال ہو گیا، صحابہ ؓ ڈر گئے، جب آپ اٹھے تو پوچھا یا رسول اللہ ﷺ، اتنا لمبا سجدہ کیا؟ کہا یہ سجدہ شکر ہے کہ میرے اللہ نے کہا ہے، اے میرے محبوب جو تجھ پہ ایک دفعہ درود پڑھے گا میں اس پہ دس دفعہ پڑھوں گا۔ ایسا لاڈلا نبی دیا۔

یہ فرق ہے کلیم علیہ اسلام اور محبوب ﷺ میں

موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے طور پہ بلایا، تو دوڑے ہوئے آئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ما اعجلک عن قومک یا موسی** اے موسیٰ دوڑ کے کیوں آئے ہو؟ تو انہوں نے کہا، یا اللہ **ھم اولاء علی اثری** وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں **عجلت الیک رب لترضی** میں دوڑ کے آیا تاکہ تو

خوش ہو جائے، اگر مالک نوکر کو بلائے وہ دوڑ کے آئے تو مالک خوش ہو جاتا ہے، کہا یا اللہ میں اس لیے دوڑ کے آیا ہوں تا کہ تو خوش ہو جائے، وہ اللہ جس کو موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں تو خوش ہو جائے۔ وہ اللہ اپنے حبیب سے کہہ رہا ہے **ولسوف یعطیک ربک فترضی** اے میرے حبیب میں تمہیں اتنا دوں گا کہ تو خوش ہو جائے گا، تو راضی ہو جائے گا کیا کمال ہے۔

پھر ہمیں ادب سکھایا **لاتجعلو دعاء الرسول بینکم کدعا بعضکم بعضا** میرے نبی کو نام سے مت پکارو، یا محمد ﷺ مت کہو بے ادبی ہے، یا رسول اللہ ﷺ کہو، یا نبی اللہ کہو، یا حبیب اللہ کہو، اور اونچے مت بولو **لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی** اونچے مت بولو۔

ہے قرآن جس کا مدحت سرا

یہ صرف قرآن جس میں جو اللہ اپنے محبوب کی تعریف کر رہا ہے

انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ سراجا منیرا

تو شاہد ہے، تو مبشر اہے، تو نذیر ہے، تو داعی ہے، تو سراج ہے، اور سراجا منیر ہے، تو بشیر ہے، تو نذیر ہے، تو رحمۃ للعالمین ہے، تو کافۃ للناس ہے۔

اور ایک دفعہ آپ نے کہا، جبرائیل اللہ جو مجھے رحمۃ اللعلمین کہتا ہے تو میری رحمت سے تجھے کیا حصہ ملا؟ کہا! یا رسول اللہ ﷺ ڈر لگا رہتا تھا،

کہیں اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہ ڈال دے لیکن آپ کی برکت سے اللہ نے میری تعریف کی، تو مجھے امید لگ گئی کہ میری جان بخشی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت سے میرے بارے میں فرمایا انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین۔ مطاع ثم امین اللہ تعالیٰ نے میری تعریف کی ہے، فرشتہ ہے، کریم ہے اور اس کی اطاعت کی جاتی ہے، امانت والا ہے، طاقت والا ہے تو جب اللہ نے میری اتنی تعریف کی تو مجھے پتہ چلا کہ اب میں دوزخ سے بچ جاؤنگا آپ کی رحمت سے اللہ نے مجھے یہ حصہ یاد ہے۔

کوئی ہے تو لاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والا

اس محبوب کے طریقے کو چھوڑ کر کہاں بھاگتا ہے؟ کوئی ماں تو ایسی لاؤ جو اتنا روئی ہو جتنا اپنی امت کیلئے آپ روئے، کوئی باپ تو ایسا دکھائیں جو اپنی اولاد کیلئے اتنا پسا ہو جتنا آپ پسے، کوئی باپ تو دکھاؤ جس نے پانچ گھنٹے مسلسل اپنے بچوں کیلئے دعا کی ہو، کوئی ماں تو دکھائیں جس نے پانچ گھنٹے مسلسل اپنے بچوں کیلئے دعا کی ہو۔ اور یہ دیکھو محبوب خدا، اپریل کا مہینہ، آپ کے سر کے اوپر تو چھت پڑی ہوئی ہے کچھ نہ کچھ گرمی تو رکی پڑی ہے، عرفات کا میدان، اپریل کا مہینہ، ایک بجے سے لے کر سورج چھپنے تک کوئی چھ گھنٹے کے قریب، آپ اونٹنی جیسی سواری پر، جس پہ کوئی آرام نہیں، بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنی امت کیلئے دعا میں لگے ہوئے ہیں، سورج کی چلچلاتی دھوپ بھی تھک ہار کے لوٹ گئی اور سورج بھی ڈوب گیا پر محبوب خدا کی

دعائیں ختم نہیں ہوئیں، یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ آنے والی ساری نسلوں کیلئے دعائیں کردیں، اور نہ کھایا نہ پیا، شک پڑ گیا کہ پتہ نہیں روزہ ہے۔ ام فضل رضی اللہ عنھا کا اللہ بھلا کرے، انہوں نے ایک پیالہ دودھ کا بھیج دیا، جو آپ نے عرفات کے میدان میں پیا، اس کے علاوہ کچھ نہیں پیا۔

اتنی لمبی دعائیں نہ کوئی ماں مانگے نہ کوئی باپ مانگے اس کے طریقوں میں ہمیں عزت نظر نہ آئے، اس کے طریقوں میں ہم اپنی نجات نہ سمجھیں تو پھر کہاں جائیں گے۔

میرے بھائیو!

این تذھبون اس قرآن کے لفظ کی پکار سنو، فریاد سنو این تذھبون اے اللہ کے بندو کہاں جا رہے ہو؟ جیسے کوئی ماں اپنے نافرمان بچے کو کہتی ہے نا، ارے کہاں جا رہا ہے؟ اس کی عقل میں فتور آ گیا، نہ ماں کی سنتا ہے نہ باپ کی سنتا ہے، تو ماں کہتی ہے کہاں جا رہے ہو۔ اللہ اس سے زیادہ محبت کے ساتھ، اس سے زیادہ درد کے ساتھ اللہ کہہ رہا ہے، کہاں جا رہے ہو۔

اور اس سے زیادہ درد، اللہ کے محبوب کا سنو یا رب امتی، امتی

آپ ﷺ کو راضی کروں گا

آپ ﷺ کی دعا سنو!

یا اللہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا فمن تبعنی فانہ منی ومن

عصانی فانک غفور ارحیم اے اللہ، جو میری مانے میرا، جو میری نہ مانے تیری مرضی، معاف کردے عذاب دے دے، عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم تیرے بندے ہیں عذاب دے، تیرے بندے ہیں تو معاف کر، یہ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا۔

یا اللہ نہ میں ابراہیم علیہ السلام کی کہوں نہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی کہوں بلکہ میں اپنی کہوں، یا رب امتی امتی، یا ربّ امتی امتی اے اللہ میری امت کو معاف کردے، معاف کردے، معاف کردے، نہیں کرنا پھر بھی کردے امتی، امتی

کہہ کر جو رونا شروع کیا، یہاں تک کہ جبرائیل بھاگے ہوئے آئے، اللہ نے دوڑایا، جاؤ پوچھو میرے محبوب کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ نے مجھے بھیجا ہے، آپ کیوں پریشان ہیں۔ کیوں رو رہے ہیں؟ کہا جبرائیل مجھے میری امت کا غم کھا رہا ہے، تو اللہ نے کہا اچھا جاؤ خوشخبری دو۔ تیری امت کے بارے میں تجھے راضی کروں گا۔

اے اللہ! میرے بعد امت کا کیا ہوگا

اور یہ دنیا سے جانے کا دن آ گیا، جبرائیل علیہ السلام اندر، عزرائیل علیہ السلام باہر، آج انوکھا موت کا قصہ پیش آنے والا ہے، جو آج تک کبھی نہیں ہوا۔ کہ عزرائیل باہر کھڑے ہوں، جبرائیل اندر آئے ہوں، یا

رسول اللہ ﷺ، یہ باہر عزرائیل ہیں اندر آنے کی اجازت مانگ رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اجازت ملے تو جاتا نہیں تو واپس آجاتا، یا رسول ﷺ جب سے موت کا کام ذمے لگا ہے، اللہ تعالیٰ نے کسی کو اختیار نہیں دیا آپ کو اختیار دیا ہے، چاہیں تو رہیں، چاہیں تو چلیں، آپ نے فرمایا، جبرائیل جواب بعد میں دوں گا، جاؤ اللہ سے پوچھ کے آؤ میرے بعد میری امت کیساتھ کیا کرے گا، ایسے موقع پر بھی امت یاد رہی، جبرائیل علیہ السلام واپس آئے، یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں آپ کی امت کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا، کہا الآن قرت عینی اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں، یا اللہ میری امت کا تو اگر حافظ ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔

جبرائیل علیہ السلام بھی اس بات پہ غمگین ہو گئے، یا رسول اللہ ﷺ اگر آپؐ نے دنیا سے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے، تو میرا بھی آج دنیا میں آخری دن ہے، آج کے بعد میں وحی لیکر نہیں آؤں گا، وہ مبارک سلسلہ جو آدم علیہ السلام سے چلا، آج وہ ٹوٹ گیا، آج وہ ختم ہو گیا، اور پھر جب عزرائیل علیہ السلام نے اپنا کام شروع کیا تو آپ نے کہنا شروع کیا **الصلوہ وما ملکت ایمانکم الصلوۃ وما ملکت ایمانکم الصلوۃ وما ملکت ایمانکم** نماز پڑھتے رہنا، نماز پڑھتے رہنا، ماتحتوں سے اچھا سلوک کرنا، یہ آخری الفاظ تھے، ان الفاظ کا اسلام آباد میں پاکستان میں مسلمانوں نے کیا پاس کیا کہ پچانوے فیصد لوگ نماز چھوڑ

گئے، آخری الفاظ، نماز، نماز، نماز، غلاموں سے اچھا سلوک، نوکروں سے اچھا سلوک، ماتحتوں سے اچھا سلوک اور پھر جب آواز اور پست ہوگئی، پھر **الصلوة، الصلوة** نماز، نماز پھر آخر میں کہا **اللھم الرفیق الاعلی** یہ کہہ کر اللہ کے پاس چلے گئے۔

منزل کی جستجو میں کبھی نہ بھٹکیں اگر

میرے بھائیو! منزل پہ پہنچنا ہے تو اللہ اس کے رسول کے ہاتھوں میں ہاتھ دینا پڑے گا نہیں تو ہم بھٹک جائیں گے، ہلاک ہو جائیں گے، راستہ نہیں ملے گا، منزل نہیں ملے گی، منزل تک پہنچنے کیلئے حضرت محمد ﷺ کے قدم بقدم چلنا پڑے گا۔

یہ گاڑیاں کھڑی ہوئی ہیں، پچاس لاکھ سے لیکر، پانچ لاکھ کی گاڑیاں کھڑی ہیں، پچاس لاکھ کی گاڑی کے ایک ٹائر میں سے ہوا نکال دو کیا نکلا؟ ایک روپے کی ہوا نکل گئی، یہ گاڑی اب نہیں چل سکتی، کون دیوانہ ہے جو اس کو چلائے گا؟ کہیں گے الٹ جائے گی، کوئی کہے میری پچاس لاکھ کی گاڑی ہے اگر ہوا نکل گئی تو کیا ہوگیا؟ ایک روپے کی ہوا نکلی ہے۔ اس سے کیا ہوتا ہے؟ گاڑی چلاؤ، تو چلائے گا تو ضرور الٹ کے گرے گی اسی کے اوپر۔ میرے بھائیو! گاڑی کے پہیے میں سے ہوا نکلی گاڑی الٹ گئی، محبوب خدا کی سنت نکلی تو ایمان کی گاڑی سلامت چلے گی؟

کیا اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ٹائر کی ہوا سے بھی سستی ہے؟

کیا اللہ کے رسول ﷺ کا طریقہ ٹائر کی ہوا سے بھی زیادہ سستا ہے؟ کیا اس کی اہمیت اتنی بھی نہیں، جتنی ٹائر میں ہوا کی ہے؟ کیا اس کی قیمت اتنی بھی نہیں، جتنی اس ہوا کی ہے؟

میرے بھائیو! ایک تار کٹ جائے، تو سارا سسٹم فیل ہو جاتا ہے، ایک سنت جب ٹوٹتی ہے تو بندے اور رب کا سسٹم ضرور ٹوٹتا ہے، اور چونکہ ہم اللہ کے رسول کی عظمت کو نہیں جانتے، مسئلہ یہاں اٹکا ہوا ہے، اللہ کو ویسا نہیں جانا جیسے وہ ہے، اس کے رسول کو ویسا نہیں جانا جیسے وہ ہے اس محبتوں کو ہم نے نہیں پہنچانا جیسے وہ کر کے گیا، اس کے درد اور دکھ ہم نے نہیں پڑھے جیسے وہ کر کے گیا۔

میرے بھائیو! اللہ کے رسول کی ایک ایک ادا اللہ کو محبوب ہے، اس پہ آنا پڑے گا، جو آئے وہ کیسے اونچے اڑ گئے۔

سنتوں کی قدر کرنے والوں کا مقام

(ا) آپ نے فرمایا انی لاعرف رجلا بسمه وباسم ابيه واحد لاياتی باب من ابواب الجنة الاقال مرحبا مرحبا ای تشريفا مبارکا میں ایک آدمی کو جانتا ہوں، جس کے ماں اور باپ کو جانتا ہوں، جب وہ جنت کے در پہ آئے گا، تو آٹھوں دروازے کھل جائیں گے ہر دروازہ کہے گا مرحبا، مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا ہر دروازہ کہے گا ادھر سے آئیں، ادھر سے آئیں،

ادھر سے آئیں، سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں پہ کھڑے ہو گئے۔ یا رسول اللہ ﷺ کون ہے یہ عزتوں والا، آپؐ نے کہا، یہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جس کو آٹھوں در پکاریں گے، کیوں؟ سب کچھ لگا دیا، سب کچھ لٹا دیا۔ (اللہ کے دین پر)

(۲) پھر آپ نے فرمایا، عمرؓ میں نے رات کو ایک گھر دیکھا جنت میں، ایک اینٹ موتی کی، ایک یاقوت کی، ایک زمرد کی قلت لمن هذا میں نے پوچھا یہ کس کی ہے؟ مجھے کہا گیا فتی من قریش ایک قریشی کی ہے، تو اتنا خوبصورت محل تھا کہ میں اندر جانے لگا، تو مجھ سے فرشتے نے کہا، آپ کے غلام عمر بن خطابؓ کا ہے۔ پھر آپ نے مذاق کیا، عمر جی تو چاہتا تھا اندر جا کے دیکھوں تیرا غصہ یاد آ گیا اس لیے نہیں دیکھا۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے آپ پہ غصے ہو سکتا ہوں، رونے لگے۔

(۳) پھر آپ نے کہا عثمانؓ ان لکل نبی رفیقا فی الجنه انت رفیقی فی الجنه جنت میں ہر نبی کا ساتھی ہے، میرا جنت کا ساتھی تو ہے۔

(۴) پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور تھوڑا اپنے قریب کیا، پھر ارشاد فرمایا۔ یا علی اترضی ایکون منزلک مقابل منزلی فی الجنة اے علی تو راضی ہو جا جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو گا آمنے سامنے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے کہا یا رسول اللہ میں راضی ہوں۔

(۵) پھر آپ نے کہا یاطلحہ ویازبیر ان لکل حواریا فی الجنہ انتما حواری فی الجنۃ اے طلحہ، اے زبیر، جنت میں ہر نبی کا ایک حواری ہے، میرے دو حواری ہیں، طلحہ ہے، زبیر ہے۔

(۶) پھر آپؐ نے فرمایا، عبدالرحمٰن، تو سب سے آخر میں میرے پاس آیا، عبدالرحمٰن بن عوف، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، کہا تو آیا تو سہی پر سب سے آخر میں آیا، کہا کیوں یارسول اللہ ﷺ، کہا تیرے ماں کی کثرت نے تجھے حساب میں پھنسا دیا، حلال مال نے اتنی دیر کروادی، جب مال ہی حرام کا ہوگا تو کیا بنے گا؟ جب کمائی حرام ہوگی تو کیا حال ہوگا؟ جنہوں نے مال دے دیا وہ کس طرح اوپر اٹھے۔

(۷) آپ نے فرمایا، جو جنتی عورت سے شادی کرنا چاہے، ام ایمن سے کرلے، حبشی عورت، زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھاگ کے شادی کی، کہا جو جنتی دیکھنا چاہے تو دروازے سے آرہا ہے، ایک انصاری صحابی، داڑھی سے پانی ٹپکتا ہوا، جوتا ہاتھ میں لیے داخل ہوگئے، اگلے دن پھر فرمایا جو جنتی دیکھنا چاہے آرہا ہے، وہی صحابی کل والا، پانی داڑھی سے ٹپکتا ہوا جوتا ہاتھ میں پھر آپ بیٹھے، کہا جو جنتی دیکھنا چاہے یہ آرہا ہے، پھر وہی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تینوں دن ایک صحابی، وہ آرہا، اور اس کی داڑھی سے اسی طرح پانی ٹپک رہا اور وہ آکے جوتا رکھ کے نماز پڑھ رہا۔

(۸) یمن سے بہت خوبصورت کپڑا آیا، صحابہؓ کہنے لگے یارسول

اللہ ﷺ کتنے خوبصورت ہیں، آپ نے کہا چھوڑو، سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنت کی جو پوشاکیں ہیں وہ ان سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

(۹) حارثہ کی ماں آئی، یارسول اللہ ﷺ میرا بیٹا بدر میں شہید ہو گیا، میرا ایک ہی تھا مر گیا، مجھے بتائیں، جنت میں ہے تو صبر کروں، اگر دوزخ میں ہے تو ایسا رونا روؤں گی کہ سارا مدینہ دیکھے گا، آپ نے فرمایا! ام حارثہ تو دیوانی ہے؟ تو پگلی ہے؟ کیا کہہ رہی ہے؟ اللہ کے راستے میں مرنے والا بھی کبھی دوزخ میں گیا، میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ تیرا بیٹا جنت الفردوس کی نہروں میں نہاتا پھر رہا ہے۔

(۱۰) پھر آپ نے فرمایا، زید نے جھنڈا اٹھایا، آگے بڑھا، قتال کیا، شہید ہوا، وہ گیا جنت مین، جعفر نے جھنڈا اٹھایا، قتال کیا، شہید ہوا، وہ گیا جنت میں، عبداللہ نے جھنڈا اٹھایا، قتال کیا، شہید ہوا، ٹھہر کے فرمایا، وہ گیا جنت میں، پھر آپؐ نے فرمایا مین تینوں کو دیکھتا ہوں جنت کے میوے کھاتے پھرتے ہیں، جنت کی فضاؤں میں اڑتے پھرتے ہیں اور جنت کی نہروں میں غوطے لگاتے پھرتے ہیں۔

(۱۱) پھر یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جبرائیل علیہ السلام آرہے، یارسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام پیش کررہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں ان کو جنت میں ایک خوبصورت گھر کی خوشخبری دے دیجئے۔

(۱۲) پھر آپ فرما رہے ہے یہ فرشتہ آیا ہے ابھی میرے پاس اور خوشخبری لایا ہے میرے لئے کہ میری بیٹی فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے اور میرے بیٹے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں **سید اشباب اهل الجنة الحسن و الحسین**

(۱۳) آپ تشریف فرما تھے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوئے ہوئے، دونوں بچے کھیل رہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھی ہوئیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے خوشخبری ملی ہے، میں اور میری بیٹی فاطمہ اور میرے دو بچے اور یہ جو سویا پڑا ہے (یعنی حضرت علیؓ) ہم قیامت کے دن ایک ہی مقام پر ہوں گے، ایک ہی جگہ پر ہوں گے، جنت میں بھی اکٹھے اور میدان حشر میں بھی اکٹھے، یوں جن لوگوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور اللہ کے محبوب کے پیچھے چلے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اس طرح اونچا بنا دیا۔

(۱۴) اور سنو چلو یہ تو سب قریش ہیں، یہ آل رسول ہیں، یہ اہل بیت ہیں، ان کا ایسا مقام تو ہونا ہی چاہیے، ان کا نہ ہو تو کس کا ہو، اگر حسن حسین نہ شہزادے بنتے تو اور کون بنتا، اور فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار نہ بنتی تو اور کون بنتی؟ حضرت بلالؓ کی سنو، جو حبشی اور کالا اور کالے کا بیٹا ہے، غلام ہے اور غلام کا بیٹا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں بلال کیا چکر ہے، جب بھی جنت میں جاتا ہوں تیرے قدموں کی آہٹ اپنے آگے آگے سنتا ہوں، اور سنو! آپ نے فرمایا، جب میں جنت میں جاؤں گا تو سب سے پہلے جنت کا

دروازہ میرے لیے کھلے گا، اور میں جنت کی سواری پہ سوار ہوں گا، اور اس کی لگام نیچے ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا اعلان ہوگا، یہ لگام بلال ؓ کو پکڑائی جائے، اور بلال میری سواری کی لگام کو پکڑ کر میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۵) یہ درجات کی بلندی ہے، اور سناؤں، آپ نے فرمایا ان اللہ یتجلی للناس عامة ولابی بکر خاصة اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو دیدار عام کرائے گا اور میرے ابوبکر کو دیدار خاص کرائے گا، کہا وہ دیدار کیا ہے جو خاص ہوگا؟ جنت کی سب سے بڑی نعمت اللہ کی زیارت ہے۔

حور بھی پیچھے، قصور بھی پیچھے، انہار بھی پیچھے، غلمان بھی پیچھے، نعیم بھی پیچھے، ملک بھی پیچھے،

کیا اللہ نے نقشہ کھینچا ہے جنتن ذواتا افنان یہ دیکھو سرسبز لہلہاتی جنتیں من کل فاکھة زوجن ہر چیز کا جوڑا جوڑا۔ یہ دیکھو عینن تجریان بہتے ہوئے چشمے۔ یہ دیکھو جنتن مدھا متان سرسبز اور ایسی سبز کہ سیاہی مائل ہو جائیں، یہ دیکھو عینن نضاختن فوارہ مارتے چشمے، یہ دیکھو فاکھة و نخل ورمان پھول، پھلوں کی بہتات۔ یہ دیکھو قصرات الطرف حور عین کانھن الیاقوت والمرجان اور عربا اترابا کواعب اترابا وہ لڑکیاں ایسی خوبصورت لڑکیاں ہیں۔

جنتی عورت

جو مشک سے بنی، عنبر سے بنی، زعفران سے بنی، کافور سے بنی،

جن کی انگلی کا ایک پورہ سورج کو دکھائیں تو سورج بے نور ہو جائے، سمندر میں تھوک ڈالیں تو ساتوں سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں، مُردوں سے بات کریں تو زندہ ہو جائیں، اور زندوں سے بات کریں تو کلیجے پھٹ جائیں، دوپٹے کو ہوا میں لہرائے تو ساری کائنات میں خوشبو پھیل جائے، ایک بال توڑ کے زمین پہ ڈال دے تو سارا جہان اس سے روشن ہو جائے، اور جب وہ بات کرے تو پوری جنت میں گھنٹیاں بجنے لگ جائیں، اور جب وہ چلتی ہے اور ایک قدم اٹھاتی ہے تو اس کے پورے وجود میں سے ایک لاکھ قسم کے ناز و انداز ظاہر ہوتے ہیں، نمایاں ہوتے ہیں۔ اس کا نخرہ ایسا، اس کا ناز ایسا، اس کا انداز ایسا، کہ ایک قدم پر ایک لاکھ قسم کے ناز و نخرے دکھاتی ہے، جب وہ سامنے آتی ہے تو چہرہ سامنے ہوتا ہے، جب وہ پیٹھ پھیرتی ہے تو بھی چہرہ سامنے رہتا ہے، اس کا چہرہ نظروں سے غائب نہیں ہوتا، چاہے سامنے ہو چاہے پیٹھ پھیرے۔ اور ستر جوڑے، ستر جوڑوں میں چمکتا جسم، چاندنی کی طرح نظر آتا ہے۔

نظر کی حفاظت کا انعام

اللہ نے کہا زنا نہ کرو اگر کوئی پابندی لگائی ہے تو پیچھے یہ دینا چاہتا ہے زوجنھم بحور عین آاب میں تیری ان لڑکیوں سے شادی کرتا ہوں، جس کو دیکھنے میں تیرے چالیس سال گزر جائیں گے، میرے رب کی قسم، پہلی نظر پڑے گی اور چالیس سال دیکھتا رہے گا، اور اس کی پلک

جھپک نہیں سکتی، نظر لوٹ نہیں سکتی، دائیں بائیں دیکھ نہیں سکتا، چالیس سال دیکھنے میں گم ہو جائے گا، ایسے حسن کے نقشے اور ایسے شاہکار عربا اترابا کواعب اترایا یاقوت و مرجان کی طرح لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان نہ انسان نے چھوا، نہ جن نے چھوا، پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے فبائی الاء رب کما تکذنین اب بھی میری نعمتوں کو جھٹلاتے ہو، تو پھر میں تمہارا کیا علاج کروں؟ جس گھر کو خود بنایا، اسلام آباد کے پہاڑوں کو امر کن سے بنایا، لوگ اسی کو جنت بنانے کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔

جنت الفردوس کا دربار عام اور گانے سے پرہیز کا انعام

جنت الفردوس کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، اور پھر دن میں پانچ دفعہ روزانہ اس کی ڈیکوریشن کرتا ہے، اس کو خوبصورت بناتا ہے، اس کو خوشبودار بناتا ہے اور اسے کہتا ہے ازدادی طیبا لاولیاء ی وازدادی حسن لاولیاء ی اے جنت مرے دوست آ رہے ہیں، خوشبودار ہو جا۔

مہک جا، بن جا، سج جا، دھج جا،

فی جنة تجری العیون خلالھا
والحور تخترفی رفاقت اغیدی

اس کے بعد اللہ کہے گا اپنے رب کی ملاقات کو آ جاؤ، یہ لطف بھی لے لیا اب اپنے مولا کا بھی دیدار کر کے دیکھو کہ تمہارا رب کیسے جمال والا کمال والا اور کیا اس میں کشش ہے۔

ادھر دربار میں پہنچے، ادھر کھانے سجے، ادھر پانی پلائے گئے، پھل کھلائے گئے، لباس پہنائے گئے، سجایا گیا، پہنایا گیا، کھلایا گیا، مہکایا گیا، پھر اللہ تعالیٰ کہے گا جنت کی حوروں سے آؤ ذرا یہ میرے وہ بندے ہیں جو دنیا میں موسیقی نہیں سنتے تھے، ان کو جنت کی موسیقی سناؤ، ساری جنت ساز میں بدل جائیگی، اور حور کا سر اور جنت کا ساز اور حور کی آواز، وہ آواز، جو میرے بھائیو! سارے انسانوں کے دلوں کو اپنی ذات سے بھی غافل کر دے گی وہ آواز ہوگی، وہ مل کر گائیں گی اور یہ گانا اللہ کی تعریف کا ہوگا، اس کی تحمید و تحلیل کا ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بولو کبھی ایسا سنا، نہیں سنا، کہا دیکھا! یہ میں نے دنیا میں رنڈی کا گانا حرام کیا تھا کہ تمہیں یہ سنانا چاہتا تھا، کہنے لگے، اس سے اچھا سناؤں؟ کہا اس سے اچھا سناؤں؟ کہا اس سے اچھا کیا ہے؟ فرمایا ہے، اے داؤد آ جا منبر پہ بیٹھ تو میرے بندوں کو سنا داؤد کی آواز اور جنت کا ساز، کیا کہنے اس منظر کے، بولو کبھی ایسا سنا؟ کہیں گے نہیں سنا، کہا اس سے اچھا سناؤں؟ وہ کیا ہے؟

جب اللہ خود قرآن پڑھیں گے

فرمایا اے میرے حبیب آ جا اب تو منبر پر بیٹھ جا، محبوب کی آواز ہوگی اور جنت کا ساز ہوگا اور اللہ کی تعریف کا بول ہوگا، کیا کہنے اس منظر کے، جب جنت پہ بھی وجد طاری ہو جائے گا، پھر اللہ فرمائیں گے ایسا سنا؟ کہیں گے نہیں سنا، کہیں گے اس سے اچھا سناؤں؟ اس سے اچھا یا اللہ کیا ہو

سکتا ہے؟ کہا اس سے اچھا تمہارا رب ہے جو تمہیں ابھی خود سنائے گا۔

اور پردے اٹھا دے گا، دروازے کھول دے گا، پردے اٹھ جائیں گے اور اللہ سامنے ہوگا، اور اللہ اپنا قرآن سنائے گا، آنکھیں دیدار سے لذت پا رہی ہوں گی، کان اس کی آواز سے لذت پا رہے ہوں گے، روح اس کے قرب سے سرشار ہوگی، ایسے مست ہوں گے۔

کہ جنت بھول جائیگی، نعمتیں بھول جائیں گی، حوریں بھول جائیں گی، محل بھول جائیں گے، کھانا پینا بھول جائیں گے۔

اور بے خود ہو کر کہیں گے، اے مولا تو ایسے جمال والا، ہمیں اجازت دے، ہم تمہیں ایک سجدہ کرنا چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بس جو دنیا میں نمازیں پڑھی تھیں وہی کافی ہیں، یہاں سجدے معاف ہیں، یہ نماز ایسی نہیں ہے کہ چھوڑ دی جائے۔

نماز تو جی ذاتی فعل ہے، بیڑا اتر جائے، نماز بھی کوئی ذاتی فعل ہے، نماز تو اجتماعی کام ہے جس کے چھوٹنے سے امتیں برباد ہوگئیں، آج نماز کی قدر دیکھو، کہا تم نے جو دنیا میں نمازیں پڑھیں تھیں، اس کے بدلے ہم نے تمہاری نمازیں معاف کر دیں، اب تم مہمان ہو، اور میں میزبان ہوں، یہ تو دیدار عام ہے، دیدار خاص کیا ہوگا؟ وہ کیا چیز ہوگی؟

اللہ کا دربار عام

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایک کا نام لے کر کہے گا مامن کم من احد

الاسیحاورہ ربہ محاذرۃ اللہ ایک ایک سے پوچھے گا تیرا کیا حال ہے؟ تیرا کیا حال ہے؟ تیرا کیا حال ہے؟ ٹھیک ہو؟ خوش ہو؟ راضی ہو؟ اور بعضوں سے اللہ تعالیٰ مذاق فرمائے گا اتذکر یوم کذاء فعلت کذاء اے میرے بندے یاد ہے وہ دن، اشارہ کرے گا، اور وہ وہ کیا تھا، اشارہ کرے گا، یہ نہیں کہ تو نے یہ یہ کیا تھا، خالی وہ دن وہ کیا تھا، جس نے کیا تھا، اس کو تو سمجھ میں آ گیا کہ میں نے کیا کیا تھا، باقیوں کو تو کوئی نہیں پتا، تو آگے اس کو بھی پتا تھا اب معافی تو ہو چکی ہے، لہٰذا الٹی سیدھی بھی چل جائے گی، تو وہ کہے گا پھر معاف کر کے دوبارہ قصہ کیوں چھیڑ بیٹھے ہو اولم تغفرلی یا اللہ، یہ معاف کر کے پھر فائل کھول لی، جانے دو، یہ دوبارہ فائل کیسے کھول لی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بے شک، معاف کیا تو یہاں بٹھایا۔

میرے بھائیو!

اللہ کے واسطے اس کا شوق کرو کہ ہم حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے خریدار بن جائیں آپ والے اخلاق ہمارے ہوں، آپ والی عبادات ہمارے اندر ہوں، اذان کی آواز آئے تو سارے اسلام آباد کی دوکانیں بند ہو جائیں، کیا اللہ خوش ہو گا جب اسلام آباد کو تالے لگ رہے ہوں، کیا ہوا بھئی؟ اذان ہو گئی، کیا ہوا بھئی؟ اذان ہو گئی، یہ کیا وفا ہے کہ دوکانوں پہ ہی مصلے بچھا کے نمازیں شروع ہو گئیں۔

اگر کسی کو صدر صاحب بلائیں، دوکان بند کر کے جائے گا کہ

نہیں؟ گھر بیوی کو بھی فون کر کے کہے گا، صدر صاحب نے بلایا ہے، جا رہا ہوں، آ کر بھی بتائے گا، صدر نے بلایا تھا جا رہا ہوں، ارے پانچ دفعہ زمین آسمان کے بادشاہ نے بلایا آ جا، میرے گھر میں آ جا، مجھ سے باتیں کر، میں تیرے انتظار میں ہوں، تیرے سجدے دیکھنا چاہتا ہوں، تیری تسبیح سننا چاہتا ہوں تیرا قرآن سننا چاہتا ہوں، **ان ناشئة الیل ھی اشد وطئا واقوم قیلا** رات کو بھی اٹھا کر، تنہائی ہوتی ہے، اندھیرا ہوتا ہے، لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں، تو مجھ سے باتیں کر۔

اک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے اک درد جگر میں ہوتا ہے
ہم رات کو اٹھ اٹھ روتے ہیں جب سارا عالم سوتا ہے

ہم اللہ اور رسول کے غلام ہیں

جب اسلام آباد سو جائے، تو کہے اللہ اکبر تو پھر دیکھ میری محبت کیسے تیرے لیے ٹوٹ ٹوٹ کے آتی ہے، سارا پنڈی بند ہو جائے، سارا اسلام آباد بند ہو جائے، سامنے مسجد اور نماز دوکان میں پڑھی جائے، یہ کون سی وفا ہے؟ کس طرح میں سمجھاؤں؟ کیسے یہ بات میں واضح کروں؟ کہ یہ کتنی بڑی جفا ہے اپنے اللہ کے ساتھ اور اپنے رسول کے ساتھ کہ وہ کہہ رہا ہے، آ جا، آ جا **حی علی الفلاح** آ جا یہ کامیابی بڑی ہے۔

چھوڑ دے کاروبار، چھوڑ دے دوکان، چھوڑ دے کپڑا، چھوڑ دے زیور، چھوڑ دے لوہا، تانبا، پیتل کی تجارت،

آجا آجا میں تیرے انتظار میں ہوں، تیرے آنے پر اللہ اس ماں سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس ماں کا بچہ بگڑا ہوا، روٹھا ہوا، بھاگا ہوا، بھٹکا ہوا، لوٹ کے واپس آجائے، اللہ زیادہ خوش ہوتا ہے اس ماں سے جب کوئی بندہ اللہ کی طرف اٹھ کے چلتا ہے۔

سارا اسلام آباد جو بند ہو جائے، کیا ہوا؟ کہا محمدی بن گئے، بک گئے، ہم اللہ رسول ﷺ کے غلام بن گئے، آج کے بعد ہم مسجد والے ہیں، ہم سپر مارکیٹ والے نہیں ہیں، اور ہم راجہ بازار والے نہیں ہیں، ہم مسجد والے ہیں، اللہ پکارے گا ہم دوڑیں گے، ہم جائیں گے اس کے سامنے سجدے میں پڑ جانا، یہی تو ہماری زندگی کی معراج ہے ان الساجد یسجد فی قدمی الرحمن بڑے زمانے کے بعد ایک حدیث آپ کی برکت سے یاد آ گئی، اللہ تعالیٰ کے محبوب نے فرایا، کہ جب کوئی بندہ زمین پہ سر رکھتا ہے سجدے میں، تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے، زمین پہ نہیں، اسے کہو تو میرے قدموں میں سر رکھ کے پڑا ہے، تو یہ جفانہ ہو کہ اسلام آباد میں بے نمازی ہوں اور یہ جفانہ ہو کہ نمازی دکانوں میں نماز کھڑے پڑھ رہے ہوں، مسجد کی طرف دوڑو۔

جب محبوب کا بلاوا آئے تو

اللہ کی طرف دیوانہ وار بھاگو، کہاں جارہے ہے؟ اللہ نے بلایا، کیوں جارہے ہے؟ اللہ نے بلایا، کس لیے جارہے ہے؟ اللہ نے بلایا، محبت میں جارہے ہے، شوق میں جارہے ہے، عشق میں جارہے ہے، اذان ہوتے ہی آپ ﷺ کے چہرے کا

رنگ بدل جاتا تھا، اذان سن کر حضرت علی جیسے شہسوار پر شہ زور پر دلیر پر، جو خیبر کا دروازہ توڑ گئے، ایسے پہلوان پر اذان سن کے کپکپی طاری ہو جاتی تھی، بدن پہ لرزہ طاری ہو جاتا تھا، جسم کانپنے لگ جاتا تھا، وہ جانتے تھے۔

چومی گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لاالہ را

وہ جانتے تھے کہ اللہ اکبر کی صدا کیا ہے، کس نے بلایا ہے؟ کس نے پکارا ہے؟ کیا بغاوت ہے میرے بھائیو! کہ دروازے کے ساتھ مسجد ہو اور اللہ بلائے اور وہیں دوکان پہ نماز پڑھے اور گھر میں نماز پڑھے اور جماعت قضا کر کے پڑھے، محمدی زندگی کی پہچان یہ ہے کہ اذان پہ سارا پنڈی بند، سارا اسلام آباد بند، سارا پشاور بند، سارا پاکستان بند، کیا ہوا؟ اللہ نے بلا لیا ہے، رازق نے بلا لیا، آ جاؤ مجھ سے لے لو۔

نماز ہو تو ایسی

ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد کے سفر سے آئے، گھر میں پہنچے تو رات کو عشاء کی نماز کے بعد بیوی سے کہنے لگے، دو نفل پڑھ لوں پھر بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں، دو نفل اللہ اکبر اب وہ بیٹھی ہوئی کہ قل ھو اللہ سے رکوع کر دے گا، لمبے سفر سے آیا ہے تو کوئی بیٹھ کے بات چیت ہو گی، وہ قل ھو اللہ کیا وہ تو الم شروع ہو گیا، چلتے چلتے چلتے چلتے فجر کی اذان ہوئی اور ابو ریحانہ نے سلام پھیرا تو بیوی غصے سے بھر گئی اما لنا منک نصیب

میرا حق کہاں گیا؟ تعبت و اتعبتنی مجھے بھی تھکایا خود بھی تھکا، ایک جدائی کا صدمہ، ایک قریب آ کے تڑپایا میرا حق کہاں ہے، کہنے لگے معاف کرنا میں بھول گیا، کہا تیرا اللہ بھلا کرے تو کیسے بھول گیا؟ یہاں تو چلے میں دو سو میل دور بھی نہیں بھولتی، یہ ایک کمرے میں بھول گیا، کیسے بھول گیا؟ کہا جب اللہ اکبر کہا تو جنت سامنے آ گئی تو سب بھول گیا۔

میرے بھائیو! اللہ کے واسطے ہم اس زندگی کی طرف لوٹ جائیں جس میں دنیا اور آخرت کی کامیابی چھپی ہے۔ وہ اللہ اس کے رسول کی پسندیدہ زندگی ہے۔

آپ ﷺ کے بلند اخلاق اپنائیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو جو اخلاق دیے وہ اخلاق زندہ کر دیں صل من قطعک اعط من حرمک واعف عمن ظلمک جو توڑے اس سے جوڑو، جو مانگے اس کو دو، جو ظلم کرے اسے معاف کرو، اللہ کا رسول کہتا ہے، دستخط کروالو جنت الفردوس میں گھر لے کے دے دوں گا۔ ہاں، معاف کرنا آسان نہیں، ہزار نفل پڑھ لو معاف نہیں کرے گا، کہے گا میں سو نفل ضرور پڑھوں گا معاف نہیں کروں گا، سو نفل پڑھے گا سلام نہ کرنے والے کو سلام نہیں کرے گا، جو ٹول پخیر کہے گا، اسے ہی یہ ٹول پخیر کہے گا ورنہ بالکل نہیں کہے گا چاہے مر جائے، یہ اسے ہی سلام کرے گا جو اسے سلام کرے گا، نہیں نہیں نہیں، ہمارے یہ اخلاق

نہیں ہیں، ہمارا یہ انتقامی معاشرہ نہیں ہے۔

ہمارے اخلاق اور ہیں **تصل من قطعک** جو سلام نہ کرے ہم اسے جا کے سلام کرتے ہیں **تعطی من حرمک** جو ہمیں نہ دے، ہم ان کے گھر خود جا کے دیتے ہیں **اوفو عن من ظلمک** جو ہم پر زیادتی کرے، ہم کہتے ہیں جاؤ اللہ کے واسطے معاف کیا۔ ہم معاف کرنا سیکھیں، درگزر کرنا سیکھیں، ہمارا انتقامی معاشرہ ہے۔

میرے بھائیو! حضرت محمد ﷺ کے مبارک اخلاق یہ ہمارا سرمایہ ہیں، آپ کا علم، یہ ہمارا سرمایہ ہے۔

اللہ کی نظر میں حافظ قرآن کا مقام

قرآن کی عظمت ہو، علم کی عظمت ہو، اس کے ذکر کی عظمت ہو **ان فی الجنة نهرا اسمه ریان علیه مدینة من مرجان له سبعون الف باب من ذهب و افضه لحامل القرآن** جنت میں ایک نہر ہے، جس کا نام ریان ہے، جس پہ مرجان کا شہر ہے، جس کے ستر ہزار سونے چاندی کے دروازے ہیں، اللہ حافظ قرآن کو دے گا۔

قرآن پڑھانا بے کار ہو گیا اور انگریزی سکولوں میں پانچ پانچ ہزار فیسیں دے کے کہتے ہیں ہمارے بیٹے بڑے آدمی بنیں گے، یہ کیا بڑا بنے گا جو اپنے باپ کو بھی نہ پہچانے اپنی ماں کو بھی نہ پہنچانے، یہ بڑائی کیسی بڑائی ہے، کمانے والا تو بنا دیا، اللہ والا نہ بنایا، قرآن سے غافل رکھا، قرآن

کے علم سے غافل رکھا، یہ اعلان سنو قیامت کا **این الفقھاء** علماء کہاں ہیں؟ این الائمۃ امام مسجد کہاں ہیں؟ **این المؤذنون** اذان دینے والے کہاں ہیں؟ جو آج کل چھوٹے لوگ ہیں نا، یہ چھوٹا طبقہ کہلاتا ہے، اذان دینے والے کی کیا حیثیت ہے، چھوٹے چھوٹے تاجر بھی آ کے اس کی ٹھکائی کر دیتے ہیں، تو نے لیٹ اذان دی، امام مسجد کی کیا حیثیت ہے بیچارا ہر وقت نمازیوں کی ڈانٹ کھاتا رہتا ہے، ہر وقت نمازیوں کے نیچے دبا رہتا ہے۔

اندھوں سے روشنی کی توقع

آج علماء کو کون پوچھتا ہے، لوگ کہتے ہیں یہ تو فرسودہ لوگ ہیں، ہمیں پرانے زمانے کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، ہم نئی روشنی کے لوگ ہیں، ہم نئی روشنی لینا چاہتے ہیں، کن سے؟ اندھوں سے، کن سے؟ جانوروں سے، کن سے روشنی لینا چاہتے ہیں؟ باطل سے اور اہل کفر سے، کافر کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کالانعام **بل ھم اضل** یہ انسان نہیں ہیں جانور ہیں، یہ دیکھنے والے نہیں ہیں، یہ اندھے ہیں، مسلمان دیکھنے والا، کافر اندھا اور مسلمان کہے کہ حضرت میرا مسئلہ تو حل کر دو، حضرت مجھے راستہ تو دکھا دو، یہ کیا چکر ہے؟

قرآن شفا ہے مگر

اللہ کا قرآن بول رہا ہے **ھدی و شفاء** اور **شفاء و رحمۃ** یہ میری کتاب ہے یہ تمہارے لیے شفا ہے، یہ اس کا مطلب کیا لیتے ہیں،

پیٹ میں درد ہوتو سورۃ فاتحہ گھول کے پلادو اور بیمار ہوگیا تو قرآن کی آیت اس کے اوپر لٹکا دے اور بیمار ہوگیا تو آیت شفا لکھ کے پلادو، صرف شفا کا مطلب اتنا سمجھا ہے، یہ اتنا مطلب نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے۔

تمہاری معیشت بیمار ہو جائے تو اس کی شفاء بھی میرے قرآن میں موجود ہے، تمہارا جسم بیمار ہو جائے اس کی شفاء بھی ہے، تمہاری تجارت بیمار ہو جائے اس کی شفاء بھی ہے، تمہارا لین دین بیمار ہو جائے اس کی شفاء بھی ہے، تمہارا ملک بیمار ہو جائے اس کی شفاء بھی ہے، تمہارا اجتماعی مسئلہ بیمار ہو جائے اس کی شفاء بھی قرآن ہے، تمہارا انفرادی مسئلہ بیمار ہو جائے اس کی شفاء بھی قرآن ہے، تمہاری عدالتیں بیمار ہو جائیں اس کی شفاء بھی قرآن ہے، تمہارے وکیل بیمار ہو جائیں، تمہارے ڈاکٹر بیمار ہو جائیں، تمہارے مزدور بیمار ہو جائیں، امت کا ہر ہر مسئلہ، اجتماعی ہو، انفرادی ہو، مال کا ہو، سیاست کا ہو، عدالت کا ہو، تجارت کا ہو، صدارت کا ہو، حکومت کا ہو۔

ہر ہر مسئلے کی شفاء قرآن میں ہے، صرف تلاوت کیلئے نہیں ہے اور برکت کیلئے نہیں ہے، دوکان کھولی سپر مارکیٹ میں، قاری صاحب بچے بھیجنا قرآن پڑھنا ہے، آج قرآن پڑھا کل سود کا کاروبار شروع کیا تو قرآن کیسے برکت دے گا؟

جب اہل قرآن کی عزت ہوگی

شفاء ہے ھدی و شفا تو اعلان ہوگا، تو آج تو قرآن کو سمجھنا، قرآن پڑھنا، قرآن پڑھانا، قرآن سے شفا لینا، یہ تو آج دستور ہی نہیں رہا، آج سنو این العلما علماء کہاں ہیں، حاضر لبیک موجود ہیں جی این المؤذنون اذان دینے والے کہاں ہیں اسلام آباد کی مسجدوں کے موذن جو چھوٹے چھوٹے کمروں میں رہتے ہیں، اور قاری صاحبان کہاں ہیں؟ فقہا کہاں ہیں؟ اذان دینے والے کہاں ہیں؟ اور موذن کہاں ہیں؟ امام مسجد کہاں ہیں؟ کہا یہ موجود ہیں، کہا باہر آ جاؤ، سب سے ان کو ایسے نکالا جائے گا اور یہ اس طرح آ رہے ہوں گے جیسے بادشاہ اپنی رعایا میں سے چل کر آتا ہے، اللہ تعالیٰ کہے گا۔ منبر بچھاؤ، بچھ گئے، بیٹھ جاؤ، بیٹھ گئے، کہا تم فارغ اور ان کا مجھے حساب لینے دو۔

اگر کسی کا بیٹا مؤذن ہو تو وہ کہہ سکتا ہے میرا بیٹا موذن ہے؟ اس کے تو منہ سے نکلتا ہی نہیں، اور اگر وہ انجینئر ہو، ڈاکٹر ہو، تاجر ہو، سائنسدان ہو، بڑی دکان ہو، کہا، میرے بیٹے کی سپر مارکیٹ میں بڑی دوکان ہے، بڑا ڈاکٹر ہے، بڑا انجینئر ہے، جب میں نے میڈیکل چھوڑا میرا چھوٹا بھائی کہنے لگا اب تو ہمیں شرم آتی ہے کسی کو بتاتے ہوئے کہ تم مولوی بن رہے ہو، پہلے ہم کہتے تھے، ہمارا بھائی ڈاکٹر بن رہا ہے، اور اب ہمیں شرم آتی ہے کہ ہم کہیں کہ مولوی بن رہا ہے، کوئی کہے گا میرا بیٹا موذن ہے؟ امام

الہدی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنو، حضرت علیؓ کہتے ہیں، اے کاش کہ میں حسنؓ اور حسینؓ کیلئے مسجد نبوی کی اذان اللہ کے رسول ﷺ سے منوالیتا کہ آپ کے بعد میرے بیٹے ہی اذان دیا کریں گے۔

میرے بھائیو!

اس مبارک زندگی کو اللہ کی اطاعت، اسکے رسول کی اتباع، اس کی نمازیں، عبادات، اخلاقیات، اس کا علم، اس کا قرآن، اس کی کتاب، یہ سب وزن ہم نے اٹھانا ہے، پھر اس وزن کو اٹھا کر ساری دنیا میں ہم نے پہنچانا ہے، کوئی نبی نہیں آئے گا، یا تو کوئی نبی آئے تم ہم کہیں کہ ہماری چھٹی ہوگئی، ہم تو اسلام آباد، پنڈی میں کمائیں گے، اور نبی صاحب آ کے تبلیغ کریں گے۔ اب نبوت کا دروازہ تو بند ہو گیا، جو نبوت کو آپ کے بعد مانے تو کافر ہے، نبوت کا دروازہ بند ہے اور پیغام نبوت باقی ہے۔

ہماری محنت کا میدان

آپ تئیس سال دنیا میں رہے اور اللہ کے پاس چلے گئے، ساری دنیا خالی پڑی ہے، کون اللہ کا پیغام سنائے؟ کون ان کو جا کر دعوت دے؟ ہم صرف اسلام آباد کے نہیں کہ ہم اسلام آباد میں تبلیغ کریں گے، ہم پنڈی میں تبلیغ کریں گے، ہم ملتان میں تبلیغ کریں گے، ہم پنڈی میں تبلیغ کریں گے، ہم ملتان میں تبلیغ کریں گے، سارا عالم ہماری محنت کا میدان ہے کہ ہمارے نبی نے ہمیں سارے عالم کا کہا ان اللہ بعثنی کافة للناس رحمة

فادو عنی میرے اللہ نے مجھے سارے جہانوں کا نبی بنا کے بھیجا کہ میرا پیغام آگے پہنچاؤ **فلیبلغ الشاهد الغائب** میری بات غائب تک شاہد پہنچا دے **بلغو عنی ولو اية** میری ایک بات بھی تمہیں آتی ہے تو پہنچا دو یہاں عالم ہونے کی شرط بھی ہٹا دی **بلغو عنی ولو اية** اس میں عمل کی بھی شرط ہٹا دی کہ عمل ہو تو پہنچاؤ اور عمل نہ ہو تو نہ پہنچاؤ، یہ شرط بھی ہٹا دی **فیبلغ الشاهد الغائب** اس میں یہ شرط ہٹا دی کہ عمل ہو تو تبلیغ کرو، نہیں تو نہ کرو۔

اگر اللہ کا رسول کہتا **فلیبلغ العالم الغائب** عالم تبلیغ کرتے اور ہم سب کی چھٹی ہوتی ہم تو عالم ہی نہیں **فلیبلغ العامل الغائب** عمل والے تبلیغ کریں، بے عمل تبلیغ نہ کریں، تو بھی چھٹی ہوتی، ایک لفظ بولا **فلیبلغ الشاهد الغائب** کیا خوبصورت لفظ بولا، کیا آپ کی فصاحت کا کمال ہے کہ لفظ شاہد کا معجزہ یہ ہے۔ کہ اس نے امت کے کسی فرد کو نہیں چھوڑا۔

عالم کو نہیں چھوڑا، جاہل کو نہیں چھوڑا، عمل والے کو نہیں چھوڑا، بے عمل کو نہیں چھوڑا، پیسے والے کو نہیں چھوڑا، فقیر کو نہیں چھورا،

سب کو باندھ دیا ہے کہ ساری دنیا میں اللہ کا پیغام پہنچانا اس امت کے ہر مرد و عورت کے ذمے ہے۔

داعی کے لئے بے شمار انعام بزبان قرآن

تبلیغی جماعت ہمیں تبلیغ کا کام نہیں دے رہی تبلیغ کا کام ہمیں اللہ دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے نظام چلایا، پہلے دین مکمل کیا

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پہلا کام یہ کیا کہ اس کو مکمل کیا، اب اس میں کمی نہیں، زیادتی نہیں، دوسرا کام یہ کیا کہ اس کی حفاظت کی انانحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون ہم نے قرآن کو اتارا، ہم نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا، اب یہ قرآن میں نہ کوئی زیادتی ہوسکتی ہے نہ کوئی کمی ہوسکتی ہے، نہ اس کو تحریف ہے نہ اس کو بدلا جا سکتا ہے، لاتبدیل لکلمٰت اللہ لامبدل لکلمتہ لاریب فیہ قول فصل وما ھو بالھذل تبیا نا لکل شئی فصلت ایتہ اور احکمت ایتہ یہ ساری آیات بتاتی ہیں، قرآن کی حفاظت ہے، مکمل کیا، محفوظ کیا، پھر ایک ایسی جماعت تیار کی، جنہوں نے اس پیغام کو گلے لگایا، پھر اس جماعت کی اللہ نے خود تسبیح کی کہ یہ جماعت وہ ہے جن سے میں خود راضی ہوں وکلا وعداللہ الحسنی یہ آیت آخری دنوں کی ہے کلاوعداللہ الحسنی ان میں دو جماعتیں تو بنائیں لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین امنوا من بعد وقاتلو فتح مکہ کے پہلے صحابہ، اور فتح مکہ کے بعد کے صحابہ، ان کا درجہ برابر تو نہیں ہے، لیکن کلاوعد اللہ الحسنی ہم نے دونوں کیلئے جنت کا وعدہ کیا ہے، اللہ ان سے راضی ہے اور جس کیلئے حسنی کا وعدہ ہے کلاوعداللہ الحسنی اس کیلئے حسنی ہے، یہ حسنی ایک اور جگہ قرآن میں بیان ہورہا ہے ان الذین سبقت لھم من

الحسنی اولئیک عنها مبعدون جن کیلئے میں نے حسنی لکھ دیا ہے وہ دوزخ سے دور ہوں گے **لایسمعون حسیسھا** وہ دوزخ کی آہٹ نہیں سنیں گے **وھم فی ما شتھت انفسھم خلدون** وہ جنت کی نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے **لا یحزنھم الفزع الاکبر** انہیں کبھی بھی دوزخ اور انہیں کبھی بھی قیامت کا صدمہ نہیں آئے گا **وتتلقھم الملئکۃ** فرشتے ان کو ملیں گے **ھذا یومکم الذی کنتم توعدون** وہ دن آ گیا جس کا تمہارے لیے وعدہ کیا گیا تھا۔

صحابہؓ اور تابعینؒ پورے عالم میں پھیلے

اللہ نے دین مکمل کیا، اس کی حفاظت کی پھر ایک پاکیزہ جماعت تیار کی جنہوں نے اس کو اللہ کے محبوب سے مٹی کی وادی میں لیا، اور آپ کی وفات کے بعد صرف ۹۰ ہجری میں اسلام کی آواز اٹھی، دیپالپور تک پہنچی، کشمیر تک پہنچی، ۵۰ ہجری میں محمد بن ابی صفرہ کابل کے راستے پشاور سے نکلتے ہوئے لاہور سے نکلتے ہوئے قلات تک پہنچے ہیں، قلات میں ے صحابہ، تابعین، شہداء آج بھی پہاڑ کے دامن میں سوئے پڑے ہیں۔

اور محمد ابن قاسم ۹۰ ہجری میں وہ دیبل کے راستے، سندھ کے راستے آئے اور ملتان تک پہنچے، دیپالپور تک پہنچے، کشمیر تک پہنچے، اور ادھر قتبہ بن مسلم الباہلی، کاشغر تک پہنچے اور حضرت عبدالرحمٰن جبل السراج تک پہنچے، ابوایوب انصاری، استبول تک پہنچے، اور عبدالرحمٰن بن عباسؓ، معبد

بن عباس، عقبہ بن نافع، ابوزمعۃ لانصاری، آبو ذبابۃ انصاری، رویفہ انصاری، یہ وہ صحابہ ہیں جو شمالی افریقہ، لیبیا، مراکش، الجزائر اور تیونس، ان سب کے اندر ان کی قبریں پھیلی۔

عقبہ بن نافع الجزائر میں دفن ہوئے، ابوزمعۃ تیونس میں دفن ہوئے، عبدالرحمٰن بن عباس، معبد بن عباس یہ شمالی افریقہ میں دفن ہوئے، حضرت عبدالرحمٰن جنوبی فرانس، پیرس سے جنوب کی طرف، دو ڈھائی سو کلومیٹر دوران کی قبر بنی، اسد بن سراج اٹلی کے نیچے جزیرۃ ہے سسلی، جہاں ان کی قبر بنی قثم بن عباس کی سمرقند میں قبر بنی، ربیع بن زید الحارثی کی شجستان میں قبر بنی، ابوایوب انصاری کی استنبول میں قبر بنی، ابو طلحہ انصاری کی بحیرہ روم میں قبر بنی، براء بن مالک کی تستر میں قبر بنی، نعمان ابن مقرن کی نہاوند میں قبر بنی، عمرو ابن معدیکرب کی نہاوند میں قبر بنی، ابورافع غفاری کی خراسان میں قبر بنی، عبدالرحمٰن بن سمرۃ کی خراسان میں قبر بنی، اس وقت یہ افغانستان کا حصہ تھا، یہ دیکھو ان کی قبروں کا نیٹ ورک، یہ کس طرح اللہ کے نام پہ قربان ہوتے ہوتے، ہوتے ہوتے، دنیا میں زمین میں چھپ گئے اور اللہ کا کلمہ بلند ہوا۔

یہ بہترین امت کیسے بنی؟

فلیبلغ الشاھد الغائب میرا پیغام غائبین تک پہنچایا جائے

اور کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے

نکالے گئے ہو اخرجت نکالے گئے، اخرجت کا لفظ یہاں عظیم الشان معنی دے رہا ہے اخرجت کا مطلب کیا ہے یہاں؟ آپ کے گھر میں ولیمہ ہے، آپ نے ٹیلیفون کیا، کہا جی میرے گھر میں ولیمہ ہے، آپ نے کہیں کارڈ بھیجا، کہا جی میرے گھر میں ولیمہ، ایک گھر میں آپ خود گئے، کہا بھائی، میرے گھر میں ولیمہ ہے آپ تشریف لائیں جس گھر میں آپ خود گئے ہیں، اس گھر والے کو آپ نے سب سے زیادہ عزت بخشی ہے کہ میں آپ کو خود بلانے آیا ہوں میرے گھر میں ولیمہ ہے۔

لفظ اخرجت یہاں یہ مطلب دے رہا ہے کہ اے میرے محبوب کی امت، تمہارا رب تمہیں خود بلانے آیا ہے کہ آؤ ایک کام ہے وہ کرو، کہا میں بلانے آیا ہوں، اللہ ہمیں بلانے آیا ہے ہم نہ جائیں تو ڈوب کے مر جائیں پھر ارے یہ رائیونڈ والے نہیں بلا رہے، زکریا مسجد والے نہیں بلا رہے، یہ اسلام آباد کے اجتماع والے نہیں بلا رہے، اللہ بلا رہا ہے، اخرجت اے امت احمد میں تمہیں بلانے آیا ہوں، کس لیے آیا اللہ للناس لوگوں کو نفع پہنچاؤ، کونسا نفع؟

ہسپتال بنائیں؟ یتیم خانے بنائیں؟ سڑکیں بنائیں؟ ٹرسٹ بنائیں؟ کیا بنانا ہے، کہا نہیں، نہیں نہیں یہ کام ساری دنیا کرسکتی ہے یہ کام بھی کرنے ہیں لیکن جس کام کیلئے ہم نے تمہیں بلایا ہے وہ یہ نہیں ہے، وہ کیا ہے؟ تامرون بالمعروف جاؤ بھلائی پھیلاؤ وتنھون عن المنکر

جاؤ برائی مٹاؤ و تومنون باﷲ اور مجھ پہ ایمان لاؤ۔ یہ تمہارا وہ کام ہے، جو پوری دنیا میں کوئی نہیں کرسکتا، یہ صرف تم ہی کر سکتے ہو، اس لیے تم سب سے بہترین امت ہو تم جیسا کوئی نہیں۔

میرے محبوب ﷺ کا راستہ

تم سب سے بہترین امت ہو، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا، یا اللہ میری امت سے اچھی کوئی امت ہے، بادلوں کا سایہ کیا، من وسلویٰ کھلایا، کہا اے موسیٰ، میرے محبوب کی امت کو ساری دنیا پہ وہ عزت حاصل ہے جو مجھے اپنی مخلوق پہ حاصل ہے، کچھ سمجھے بھائی؟ حضرت موسیٰ نے کہا اے اللہ وہ امت مجھے دے دے، کہا نہیں تجھے نہیں دینی، میرے محبوب ﷺ کی امت ہے، کیوں؟ کہا اخرجت للناس تمہارے ذمے لگایا ہے کہ میرا پیغام آگے پہنچادو، ساری دنیا میں پہنچادو۔

قل ھذہ سبیلی ادعوالی اللہ علی بصیرۃ اناومن اتبعنی اے میرے محبوب کہو یہ ہے میرا راستہ ھذہ سبیلی یہ ہے میرا راستہ ھذہ سبیلی میں ایک زبردست معنی چھپا ہوا ہے، جو ترجمے میں نہیں آتا، عربی ادب سے سمجھ میں آتا ہے، یہ کیا معنی چھپا ہوا ہے؟

نبوت عالمی ہے اس لیے دعوت بھی عالمی ہے

یہاں یہ پیچھے پچاس لاکھ کی گاڑی کھڑی ہوئی ہے، ادھر ایک سائیکل کھڑا ہوا ہے، ایک آدمی گاڑی سے گزرتا، کہتا ہے یہ ہے میری

گاڑی، اس کے لہجے میں ایک تکبر ہوتا ہے، ایک فخر ہوتا ہے، کہتا ہے یہ ہے میری گاڑی، تو دوسرا آدمی جسے پتہ نہیں ہے وہ کہتا ہے بھئی واقعی کتنی بڑی گاڑی ہے کتنی عظیم الشان گاڑی ہے، کتنی بہترین گاڑی ہے۔

یہ ہے میرا بنگلہ، یہ ہے میرا گھر، یہ ہے میری دوکان، یہ ہے میری گاڑی، جس کا سائیکل ہو وہ کہتا ہے۔ یہ تو میری سائیکل ہے، اس کے لہجے میں تواضع ہوتا ہے، اجی یہ میری سائیکل ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے، هذه سبيلي کہو فخر سے یہ میرا راستہ ہے، یہ میرا راستہ ہے، کیا ہے؟ ادعوالی اللہ میں تبلیغ کرتا ہوں، تو کیا تبلیغ صرف گھر میں کرتے ہو، کہا نہیں سارے عالم میں پھرنا پڑے گا، چونکہ ہمارا نبی عالمی ہے، سارے عالم میں جانا پڑے گا۔

حضرت عبداللہ ابن رواحہ جمعہ پڑھنے کیلئے پیچھے رہ گئے، آپؐ نے سلام پھیرا، عبداللہ تو گیا نہیں؟ (اللہ کے راستے میں) کہا جی جمعے کی تمنا تھی آپ کے پیچھے پڑھوں کہا، کتنا پیچھے رہ گئے، کہا آدھا دن آگے چلے گئے، کہا نہیں، مشرق ومغرب کے فاصلے کے برابر توان سے دور ہو گیا۔

میرے بھائیو! تبلیغ ہمارے ذمے ہے، حضرت محمد ﷺ اور اس کا رب دونوں مل کے کہہ رہے ہیں کہ جاؤ میرا پیغام دنیا میں پھیلا دو، تو یہ تبلیغ کا کام اس کی یاددھانی ہے، تو میرے بھائیو! ساری دنیا اس وقت منتظر ہے کہ کوئی ان کو اللہ کا پیغام جا کے سنائے اور بتائے، صحابہؓ نے عمل سے کر کے دکھایا۔

یا اللہ تو ہی میرا سہارا ہے

آپ نے ایک جماعت روانہ کی، قحط کا زمانہ تھا، سب کو تھوڑا دیا، ایک صحابی جیران کو نہیں دیا یاد نہیں رہا، وہ بھوکے چل پڑے، جرف تک پہنچے، سات میل پیدل، اے اللہ، تیرے نبی نے دیا نہیں، میں نے مانگا نہیں، تو ہی میرا ساتھی، تو ہی میرا پیٹ بھرے گا، تو ہی میری پیاس دور کرے گا سبحن اللہ الحمدللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر یہی میری غذا ہے، یہی میرا کھانا ہے، یہ کہتے جا رہے اور چلتے جا رہے، جبرائیل علیہ السلام آئے، یا رسول اللہ ﷺ آپ نے سب کو دیا، جیران کو دیا ہی نہیں، آپؐ نے فرمایا او ہو، یاد ہی نہیں رہا، پیچھے آدمی بھگایا اور اس کو تھیلی دی، کہا سنو وہ کہتا کیا ہے، یہ پیچھے پہنچے، تھیلی پکڑائی انہوں نے تھیلی پکڑی، آسمان کو دیکھا، کہا اے اللہ الحمدللہ الذی ذکرنی من فوق عرشہٖ ومن فوق سبع سموتہ میرے مولا تو کتنا کریم ہے، تو نے مجھے عرشوں پہ یاد رکھا، آسمانوں پہ یاد رکھا، اے مولا جیسے تو مجھے نہیں بھولا مجھے توفیق دے کہ میں بھی تجھے نہ بھولوں۔

آج کے بعد محمد تیرا باپ ہے اور عائشہؓ تیری ماں

بشیر ابن عکرمہؓ معصوم بچے تھے، ہجرت کر کے ماں باپ مدینے میں آئے، ماں کا آتے ہی انتقال ہو گیا، بچہ چھوٹا تھا، ایک ہی سہارا باپ رہ گیا، وہ ان کی تربیت میں تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ احد کی طرف نکلے، یہ بھی ساتھ چلے گئے، وہاں جا کے شہید ہو گئے، معصوم بچے کو نہیں پتہ کہ میرا باپ دنیا سے اٹھ گیا، پتہ چلا کہ لشکر آج واپس آ رہا ہے، یہ اپنے باپ کے ملنے کے شوق

میں، محبت میں مدینے سے نکلے اور ایک چٹان پہ جا کے باہر بیٹھ گئے کہ ادھر سے لشکر گزرے گا، میں اپنے ابا سے ملوں گا میرا ابا مجھے دیکھے گا بڑا خوش ہوگا، لشکر گزرا، محبوب ﷺ خدا گزرے پر باپ نہ گزرا تو ان کا ماتھا ٹھنکا، دل دھک دھک کرنے لگا، نیچے اترے، بھاگ کے گئے، اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے، یارسول اللہ ﷺ **ماذافعل ابی** میرے باپ کہاں ہیں نظر نہیں آتے، تو اللہ کے رسول نے آنکھیں چرالی، پھر وہ سامنے سے آئے یارسول اللہ **ماذا فعل ابی** یارسول میرے والد کہا ہیں، نظر نہیں آئے۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے تو آپ رونے لگ گئے، حضرت بشیر کو پتہ چل گیا کہ میرے باپ کے ساتھ کیا ہوا، تو آپ حضور ﷺ کی ٹانگوں سے لپٹ گئے آپ کی ٹانگوں سے لپٹ گئے اور رونے لگے، کہا یارسول اللہ میرا کوئی نہ رہا، تو اللہ کے رسول نے آپ کو پیار کیا کہ بشیر، تو خوش ہو جا، آج کے بعد میں تیرا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں ہے **اما ترضی ان یکون رسول اللہ اباک وعائشة امک** تو راضی نہیں ہے کہ عائشہ تیری ماں بنے اور میں تیرا باپ بنوں، کہا یارسول اللہ میں راضی ہوں۔

یہ محبوب کے لئے رونا ہے

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے، آپ کو مسجد نبوی میں دکھا دیا گیا، آپ رو پڑے، روتے ہوئے ان کے گھر میں گئے، تو ان کی بیٹی آئی اور آپ کی گود میں گر کے رونے لگے، تو آپ کی آنکھوں سے بھی آنسو آئے، سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے، یارسول اللہ ﷺ یہ رونا

کیسا رونا ہے، کہا اے سعد یہ محبوب کا رونا ہے محبوب کی جدائی میں، میرا بیٹا مجھ سے جدا ہو گیا۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیٹا بنایا ہوا تھا۔

میرا باپ آپ ﷺ کے دین پر قربان ہو گیا

جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے، تین چھوٹے بچے، عون، عبداللہ، محمد، ان کا پتہ چلا آپ ان کے گھر گئے، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا آٹا گوندھ رہی تھیں، اور بچے کھیل رہے تھے، آپ نے کہا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچے میرے پاس بلاؤ، تینوں بچے بھاگے بھاگے آئے، آپ نے ان کو لیا اور یوں اندر منہ کر کے رونے لگے، تو حضرت اسماء کہنے لگیں میرا دل دھک کرنے لگا، کوئی خیر و خبر ہے سہی ایسی کہا میری جراءت نہ پڑی کہ میں پوچھوں، کہ جعفر کی کوئی خبر ہے کہ نہیں، آخر بے قراری، صبر نہ آیا، میں نے پوچھا، یا رسول اللہ، کوئی جعفر کی خبر ہے، کہاں ہاں ہے، صبر کرو وہ اللہ کے پاس چلے گئے، معصوم بچے یتیم، نوجوان بیوی بیوہ، اور بے ہوش ہو کے گری اور عبداللہ ابن جعفر فرمایا کرتے تھے، جب اللہ کا رسول مدینے میں واپس آتا تھا۔ تو حسنؓ و حسینؓ کو بعد میں پیار کرتے تھے، مجھے پہلے پیار کرتے تھے، مجھے پہلے پیار کرتے تھے کہ میرا باپ ان کے دین پہ قربان ہو گیا، یہ صحابہؓ کی جھلکی ہے۔

مدت سے لگ رہی ہے لب بام ٹکٹکی

ایک دور آگے چلے جائیں، حضرت فروخ رحمۃ اللہ علیہ، تابعین میں سے ہیں، مسجد میں ترغیب ہوئی، کون تیار ترکستان کیلئے، یہ وہاں سے

اٹھے اور نام دیا، گھر میں آئے، کہنے لگے بیگم! اللہ کے راستے کا نام دے دیا ہے، ترکستان کے لیے، یہ حاملہ تھی، کہنے لگی میں تو حاملہ ہوں، پیچھے کیا بنے گا؟ کہا تو اور جو کچھ تیرے اندر ہے اللہ کے سپرد کہنے لگی اچھا جاؤ، اس زمانے کی بیویاں ایسی تھیں جنہیں صبر کرنا بھی آتا تھا اور حق معاف کرنے بھی آتے تھے، اس نے کہا ٹھیک ہے جاؤ، میرا اللہ وارث ہے، میرا تم سے کوئی مطالبہ نہیں، خود اس کو زرہ پہنائی، اس کے گھوڑے پہ زین رکھی، اپنے ہاتھوں سے اس کو گھوڑے پہ سوار کروایا اور اپنے ہاتھوں سے اس کو الوداع کہا، اسے نہیں پتا کہ یہ جدائی کتنی لمبی جانے والی ہے اور وہ اس کی گرد کو دیکھتی رہی، یہاں تک کہ اس کا ہیولہ گرد و غبار میں غائب ہو گیا، ادھر انتظار کی گھڑیاں شروع ہو گئیں۔

کیا گھنٹے، کیا گھڑیاں، کیا دن، کیا ہفتے، کیا مہینے، کیا سال پہ سال، دن پہ دن، ہفتوں پہ ہفتے، مہینوں پہ مہینے، سورج چڑھ چڑھ کے ڈوبتا پر فروغ کی کوئی خبر نہیں آئی، کتنی بہاریں آئیں، کتنی خزاں آئیں، بہار خزاں سے، خزاں بہار سے بدلی، گرمی سردی سے سردی گرمی سے بدلی، پر نہ فروخ آیا نہ خبر ملی، کبھی پتہ چلے شہید ہوا، کبھی پتہ چلے قید ہوا، کبھی پتہ چلے زندہ ہے، کوئی موت کی پکی خبر ہوتی تو آگے دوسری شادی کرتیں، اسی ادھیڑ بن میں چلتے چلتے، اس کی جوانی کی بہار بھی خزاں میں بدل گئی اور سر میں سفید چاندی آ گئی، اور وہ رات کی سیاہی گئی اور بڑھاپے نے آ کے ڈیرے جمائے، ساری جوانی دیواروں کے ساتھ گزار دی، اور سارا دکھ

اپنے سینے پہ جھیلا، اپنے اوپر جھیلا، بچے کو پڑھایا، پروان چڑھایا، اسے عالم بنایا، تیس برس گزر گئے۔

تین چلے نہیں، ایک سال نہیں، سات مہینے نہیں، چلہ نہیں، چار مہینے نہیں، تیس سال گزر گئے اور نہ وہ آیا نہ اس کی خبر آئی، اور اس کی جوانی بڑھاپے میں بدل گئی اور؎

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
تھک کے گر گئی نظر انتظار آج

ان کی نگاہیں، تھک تھک کے، آخر گر گئیں، تیس برس گزرے۔

آج ایک اندھیری رات ہے، ایک بڑے میاں گھوڑے پہ سوار خاموش چال کے ساتھ مدینے میں داخل ہوئے، ایک نسل ختم ہو چکی ہے، کوئی پتہ نہیں یہ کون بڑے میاں آ گئے، یہ کون بوڑھا آ گیا، یہ وہ بوڑھا ہے جو یہاں سے تیس برس پہلے خوبصورت جوان بن کے نکلا تھا، یہ وہ جوان ہے جو اپنی جوانی کو اسلام پہ بوڑھا کر کے آیا، اپنی ہڈیوں کا گودا سارا ختم کر کے آیا، اپنی جوانی کی بہار کو اللہ کے نام پہ لٹا کے آیا، اور یہ تھکن سے چور، بدحالی، پریشان، پتہ نہیں، میری بیوی کی زندہ کی خبر ملے گی یا مردہ کی خبر ملے گی، بچہ ہوا، گھر اسی جگہ موجود ہے، ساتھی زندہ موجود ہے؟ انہی خیالات میں حیران ہیں، پریشان ہیں، دروازے پر پہنچ گئے، کہنے لگے، میرا ہی گھر لگتا ہے، اندر داخل ہوئے، گھوڑے کی آواز، اترنے کی آواز، ہتھیاروں کی آواز، ان کے بیٹے سو رہے ہیں برآمدے میں، آنکھ کھلی تو دیکھا

ایک بڑے میاں، چاند کی چاندنی اور ہتھیار سجے ہوئے ہیں، تو ان کو ایک دم غصہ آیا، اٹھے جھپٹے، گریبان سے پکڑا جھنجھوڑا اور کہا! بڑے میاں تجھے شرم نہیں آتی، مسلمان کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل ہوتے ہوئے، ایسے جھٹکا دیا، وہ تو پہلے ہی شک میں تھے کہ پتا نہیں میرا گھر ہے بھی سہی کہ نہیں ہے؟ میری دنیا اجڑی ہے کہ آباد ہے؟ وہ گھبرا گئے کہنے لگے، بیٹا معاف کر دینا، مجھے نہیں پتا چلا، میں سمجھا یہ میرا گھر ہے، تو وہ کہنے لگے اچھا ایک چوری ایک سینہ زوری، ایک بغیر اجازت کے آتے ہو، ایک اوپر سے کہتے ہو میرا گھر ہے، اس بڑھاپے میں شرم نہیں آتی جھوٹ بولتے ہوئے؟ چل میں ابھی تجھے قاضی کے پاس لے چلتا ہوں، اب یہ جان چھوڑانے کو اور وہ پکڑنے کو، اور یہ دب رہے اور وہ چڑھ رہے اسی چھپنا جھپٹی میں، ان کی ماں چوبارے پہ سوئی ہوئی کہ اس کی آنکھ کھل گئی، اس نے یوں کھڑکی کو کھولا کہ یہ نیچے کیا ہو رہا ہے؟ خاوند کا چہرہ سامنے تھا، یوں جو جھانکا تو ایک سیکنڈ میں تیس سال زمانہ پیچھے لوٹ آیا، اور سارے ماضی کے در، کھڑکیاں کھلتے کھلتے سارے دریچے جو کھلے تو تیس سال پرانا فروغ گھوڑے پہ سوار الوداع ہوتا نظر آیا تو اس کی چیخ نکلی، کہا ربیعہ، کیا ہوا؟ کہا جانتے ہو کون ہے؟ کہا نہیں جانتا ہوں، کہا ارے ظالم یہی تو تیرا باپ ہے جس کیلئے تیری ماں کی جوانی دیواروں کے ساتھ گزر گئی۔

قدموں میں گر گئے، پاؤں چوم رہے، کیا ملاقات ہے باپ بیٹے کی! کیا منظر ہے کہ زمین آسمان دیکھ رہا ہے، کس طرح اللہ کیلئے لوگ جدا

ہوئے، کیا جدائی اور کیا ملاپ ہے، آہاہا۔ جس زمین و آسمان نے اس امت کا یہ منظر دیکھا ہو، وہ زمین و آسمان آج دیکھ کے روئے گا نہیں تو اور کیا کرے گا، باپ بیٹے میں معافیاں ہو رہی، کہانیاں ہو رہی، رات بیت گئی آنکھوں میں، فجر کی اذان میں پہنچے، بیٹے پہلے چلے گئے یہ بعد میں پہنچے۔ نماز ہو چکی، نماز پڑھی، حضور پاک ﷺ کے روضے پر درود و سلام پڑھا، یوں دیکھا تو مسجد بھری ہوئی، ایک نوجوان حدیث پڑھا رہے، نظر کمزور ہو چکی نظر نہیں آ رہے، پیچھے بیٹھ گئے سنتے رہے درس ختم ہوا، ساتھ والے سے پوچھا، بیٹا یہ کون درس دے رہا ہے؟ اس نے کہا چچا، آپ انہیں نہیں جانتے؟ آپ مدینے کے نہیں ہیں؟ کہا نہیں بیٹا! مدینے کا ہوں، آیا بڑی دیر سے ہوں، کہا یہ تو ربیعہ ہیں، مسلمانوں کے امام، وہ تیزی میں باپ کا نام نہیں جوڑا، عرب تو باپ بیٹے کا نام ساتھ جوڑتے ہیں، کہا یہ ربیعہ ہیں، مسلمانوں کے امام، کہا بیٹا اس کا باپ کون ہے، کہا اس کے باپ کا نام فروخ ہے جو اللہ کے راستے میں کہیں نکل گیا تھا پھر کبھی لوٹ کے نہیں آیا۔

کئی چراغ بجھے اور تب لا الہ الا اللہ کا چراغ جلا، کئی گھر لٹے اور تب جا کر اسلام کا گھر دنیا میں آباد ہوا، نہ ہم اپنی تاریخ پڑھیں، نہ ہم اپنے محبوب کی زندگی پڑھیں، ہمیں کیا خبر کہ کس طرح جان جوکھوں میں ڈال کر یہ امانت اسلام آباد تک پہنچی ہے۔

وہ کیا دن ہوگا قیامت کا، جب لوگ پہاڑوں جیسے اعمال لے کر اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے، اور ہم گناہوں کی جھولیاں بھر کے اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

نہ آج چھپ سکتے ہیں، نہ بھاگ سکتے ہیں، نہ انکار کر سکتے ہیں، وہ کیا دن ہو گا جب ایک مجمعے کا مجمع راتوں کی تہجد دکھائے گا، آج کا مسلمان اپنی رات میں کیا دکھائے گا کہ میں اسلام آباد راتوں میں کیا کرتا رہا۔

میرے بھائیو!

لوگوں کے نظروں سے گر جانا بھی ہلاکت ہے اگر ہم اللہ کی نظروں سے گر گئے تو ہمارا کیا حال ہو گا؟ اس لیے اللہ کے واسطے یہ سارا مجمع توبہ کرے کہ یا اللہ ہم تو تیرے پیغام کے پھیلانے والے تھے، کمائیوں میں ہی لگ گئے، گھر بنانے کے شوق چڑھے ہوئے ہیں، بڑے بڑے گھر بنائے، کس کے سامنے روئیں، فرعون کی طرح گھر بنائے، ارے بھئی ان گھروں کا حساب کیا دو گے؟ تبلیغ والے کہہ رہے کہ جی جماعتیں ٹھہرائیں گے، پھر حساب کتاب معاف ہو جائے گا؟ اللہ کو دھوکے دے رہے۔

نہ محبوب کی معاشرت سے پیار، نہ اس کی زندگی سے پیار، نہ اس کے کام سے پیار، اللہ کے واسطے ہم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں، وہ اسوقت ہمیں دیکھ رہا ہے، اور اس کی محبت کی نظر پڑ رہی ہے، اور یہاں سے اللہ کے راستے میں نقد نکل جاؤ، پیچھے لوٹ کے مت دیکھو، پیچھے آگ ہی آگ ہے اور آگے جنت ہی جنت ہے، ہر اٹھنے والا قدم آپ کو اللہ کے قریب کر دے گا، یہ اتنا بڑا مجمع ہے اس میں سے کم از کم ایک ہزار آدمی تو ایسا کھڑا ہو جائے، جس نے پہلے نام نہ دیا ہو کہ آج میں نقد اللہ کے راستے میں نکلنے کیلئے تیار ہوں۔

اللھم صل علی محمد کما تحب و ترضی لہ